

## طبقات نگاری کا آغاز و ارتقاء

ڈاکٹر طفیل ہاشمی

طبقات — لغوی مفہوم

طبقات ، طبقة کی جمع ہے۔ یہ لفظ اسم مکان اور اسم زمان دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسم مکان کے لیے استعمال ہو تو اس کے معنی ہیں : ایک جیسے ، ایک دوسرے کے اوپر واقع — ابن منظور لکھتا ہے :

الطبق : غطاء كل شئ ، والجمع أطباق ، وطبق كل شئ : ما

ساواه (۱)

قرآن حکیم کی آیت : الْمَرْءُوْلَهُ كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طَبَاقًا (۲) میں طباق کا معنی الزجاج اور الیث نے مطبق بعضہا علی بعض کیا ہے۔ طباق میں سر ہر ایک کو طبق یا طبقة کہتے ہیں (۳) — طبقات العین سر مراد آنکھ کے اوپر تلے کر پردازی ہیں (۴) — اور اگر یہ لفظ اسم زمان کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس کی معنی نسل کر ہیں ابن الاعرابی کے مطابق : الطبق : الأمة بعد الأمة اور الاصمعی الطبق ( بالكسر ) کا معنی الجماعة من الناس بتاتا ہے اور ابن منظور نے

طبقات الناس کا معنی کل طبقة طبقت زمانها کرکے لغوی معنی سے  
اس کی مطابقت بیان کر دی (۵) -

لغت نویس اس کا مراد فرن بتائی ہیں (۶) اور « اذا مضى عالم  
بذا فرن » (۷) کا مفہوم اذا مضى فرن ظهر فرن کیا گیا ہے (۸) - طبقة اور  
فرن کی مدت زمانی کی تعین میں متعدد اقوال منقول ہوتی ہیں ، ابن  
عبدالبر زرادہ بن اویی سے روایت کرتی ہیں : القرن مائة وعشرون  
سنة (۹) - فیروز آبادی اور ابن منظور نے طبقة کی مدت بیس سال  
بتائی ہے لیکن مؤخر الذکر نے اس پر اعتراض کرتی ہوتی کہا : ويقال :  
مضى طبق من النهار وطبق من الليل اي ساعة ، وقيل اي معظم منه (۱۰) -  
طبقاتی ادب میں بھی دقت تعین سے اس کی مدت طے نہیں کی  
گئی تاہم بالعلموم طبقة سے مراد ایک علمی یا معاشرتی مرتبہ کر لوگ  
یا ایک نسلی درجہ کر افراد ہوتی ہیں - چنانچہ کتب طبقات متلا  
طبقات المحدثین ، طبقات الشعراء ، طبقات الاطباء وغيره کر مطالعہ  
سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں محدثین ، شعراء اور اطباء کا نسل بعد  
نسلی یا رتبہ بعد رتبہ ذکر ہے - ایک زمانے سے متعلق لوگ بالعلوم ایک  
طبقے میں شامل ہوتی ہیں -

قرآن و حدیث میں تصور طبقات کی اساس :

تصور طبقات کی اساس قرآن حکیم کی درج ذیل آیات میں  
تلash کی جا سکتی ہے :

۱ - والسبعون الأولون من المُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِالْحَسَانِ  
رضي الله عنهم و رضوا عنه (۱۱) - اس آیت نے مهاجرین و انصار میں  
سے سابقین و اولین اور ان کے اتباع میں داخلی درجہ بندی کی طرف

اشارہ کیا ہے۔

۲ - لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقتل ، اولنک اعظم درجة من الذين أنفقوا من بعد وقتلوا (۱۲) - اس آیت نے فتح مکہ سے پہلے اور بعد کری طبقات میں واضح خط امتیاز کھینچ دیا ہے۔  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث میں بھی یہ امتیازات موجود ہیں مثلاً :

- ۱ - ان الله قد اطلع على قلوب اهل بدر فقال لهم : اعملوا ما شئتم قد غرفت لكم (۱۳) -
  - ۲ - لن يلتج النار أحد شهد بدرأ او الحديبية (۱۴) -
  - ۳ - لا يدخل النار أحد من بايع تحت الشجرة (۱۵) -
  - ۴ - لا هجرة بعد الفتح (۱۶) -
  - ۵ - خير القرون قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم (۱۷) -  
ابن عبدالبر نے انهی آیات و روایات کی بنیاد پر صحابہ کری درج ذیل طبقات معین کیے ہیں (۱۸) -
  - ۱ - هجرت مدینہ سے پہلی کری مسلمان -
  - ۲ - هجرت کری بعد اور غزوہ بدر سے پہلی کری مسلمان -
  - ۳ - غزوہ بدر اور صلح حدبیہ کری درمیانی عرصہ کری مسلمان -
  - ۴ - صلح حدبیہ کری بعد اور فتح مکہ سے پہلی کری مسلمان -
  - ۵ - فتح مکہ کری بعد کری مسلمان -
- ابن سعد نے بھی تقریباً اسی اساس پر طبقات کی تقسیم کی ہے (۱۹)۔  
كتب طبقات کی تدوین کا مقصد  
اسلام کری بنیادی مآخذ میں حدیث کی اہمیت محتاج وضاحت  
نهیں - حدیث دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے : متن اور سند - حفاظ

حدیث احادیث کر متون کو مع اسناد حفظ کرتے تھے اور راویوں کے حالات، تاریخ ولادت و وفات اور کن کن لوگوں سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت ہے یہ سب امور لکھ لیے جائز تھے تاکہ ہر راوی کے صدق و کذب کا جائزہ لیا جا سکے۔ اسی لیے علم اسماء الرجال کو نصف علم حدیث قرار دیا گیا ہے اور باقی نصف متون حدیث کو (۲۰) چون کہ قرآن حکیم نے بدون تحقیق کسی بات کو مان لینے سے منع فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَاءً فَتَبَيَّنُوا أَنْ تَصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتَصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَذِيرًا (۲۱) - اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت حدیث میں احتیاط کا حکم ان الفاظ میں دیا: من کذب علی متعمدًا فلیتبوا مقعدہ من النار (۲۲) -

اس امر کے پیش نظر علماء اسلام اور بالخصوص محدثین نے اسناد کو بہت اہمیت دی۔ ابن مبارک کہتے ہیں: الاسناد من الدين؛ لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء (۲۳)۔ نیز انہوں نے کہا: جو شخص بغیر اسناد کر دینی امور پر بات کرتا ہے گویا وہ بغیر سیڑھی کر چہت پر چڑھنا چاہتا ہے (۲۴)۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: اسناد اہل ایمان کا ہتھیار ہے، وہ شخص کیسے لٹ سکتا ہے جس کے پاس ہتھیار نہ ہو (۲۵)۔ اور امام شافعی کہتے ہیں: اسناد کے بغیر احادیث جمع کرنے والا رات کو لکڑیاں اکٹھی کرنے والے کی طرح ہے عجب نہیں یہ خبری میں ایسا گئہ انہال جس میں سانپ ہو (۲۶)۔ چنانچہ اسناد کی جانب پر کہے کر لیے فن جرح و تعديل وجود میں آیا جس کی بدولت بقول سپرنگر پانچ لاکھ افراد کے حالات محفوظ ہو گئے (۲۷)۔ سب سے پہلے رواۃ کی جرح و تعديل پر یحیی بن سعید

القطان (م ۱۹۸ هـ - ۸۱۳ء) نے کتاب لکھی (۲۸) اور ان کے بعد بکھرت اس موضوع پر کتابیں لکھی گئیں ۔

اسماء الرجال کے فن کو باضابطہ اور سهل المأخذ بنانے کے لیے طبقات الرجال کے فن کا ظہور ہوا ۔ علوم الحديث میں طبقات کے مفہوم کو محدود کر کر زیادہ صحت کو مدنظر رکھا گیا ہے ۔ اور اس کا مطلب یہ لیا گیا ہے کہ کسی ایک طبقے میں وہ لوگ شامل ہیں جنہوں نے احادیث ان اشخاص کی زبانی سنی ہوں جو ان سے پہلے طبقے میں تھے اور جنہوں نے ان احادیث کو اپنے بعد والے طبقے کے لوگوں تک پہنچایا ہو ۔

سیوطی لکھتے ہیں :

الطبقة في اللغة القوم المتشابهون وفي الاصطلاح قوم تقاربوا في السن والاسناد او في الاسناد فقط (۲۹) ۔

علم طبقات کے ذریعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ راوی جس شخص سے روایت کر رہا ہے اس سے کبھی ملا بھی ہے یا نہیں اور اگر نہیں ملا تو یا تو جھوٹ بول رہا ہے یا ارسال (۳۰) کر رہا ہے ۔ اسی سے سنبھل میں انقطاع (۳۱) ، عضل (۳۲) اور تدلیس (۳۳) کا پتہ چلتا ہے ۔ محدثین اور فقهاء نے طبقات سے متعلق اپنی تالیفات میں جس امر کا لحاظ رکھا ہے وہ یا تو یہ ہے کہ راویوں کے تذکرے ان کے سنین وفات کے لحاظ سے کرتے ہیں یا اس طرح کہ مثلاً یوں کہتے ہیں کہ امام شافعی سے استفادہ کرنے والوں میں پہلا طبقہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جن کی وفات ۲۰۰ ھ سے ۲۲۰ ھ کے درمیانی عرصہ میں ہوئی اور دوسرے طبقہ میں وہ لوگ ہیں جن کی وفات ۲۲۱ ھ سے ۲۴۰ ھ کے درمیانی عرصہ میں ہوئی وعلیٰ هذا القیاس ۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ

استاذ کے بعد اس کے تلامذہ کا ذکر ہو اور بعض معاصرین کا بعض کے ساتھ ذکر کیا جائے کہ اس طور پر ایک دوسرے سے ان کی ملاقات کی بابت علم ہو سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں نے فلاں سے روایت اخذ کی یا اخذ نہیں کی - پھر اسی پر سند کے اتصال اور عدم اتصال کی بنیاد رکھی جاتی ہے (۳۳) -

علم طبقات کے ذریعہ ہر راوی کے بیان کردہ سلسلہ سند کے باعث میں تحقیق کی جاتی ہے - کسی شخص کی روایت اس کی علمی جلالت اور بلند مرتبہ کے باعث قبول نہیں کی جاتی - حماد بن زید کہتے ہیں : کذا بین کے خلاف کوئی چیز اتنی کارگر نہیں جتنا تاریخ - اس شخص سے جب پوچھا جائے کہ آپ کا سن ولادت کیا ہے، وہ بتا دے اور اس کے بعد اس کے شیخ (مروى عنه) کا سن وفات بھی معلوم ہو تو اس کا سچ جھوٹ پہچان لینا آسان ہے - اسماعیل بن عیاش نے ایک شخص سے امتحاناً پوچھا : تم نے خالد بن معدان سے کس سن میں حدیث سنی؟ اس نے جواب دیا : م ۱۱۳ھ میں - اس پر انہوں نے کہا : اچھا تو آپ کا کہنا یہ ہے کہ آپ نے ان کے مرنے کے سات سال بعد ان سے حدیث سنی - ابویکر احمد بن علی الخطیب بغدادی (م ۳۶۲ھ - ۱۰۰ء) نے عبدالملک بن حبیب (م ۲۳۸ھ - ۸۵۳ء) کو مالک بن انس (م ۱۱۹ھ - ۹۵م) سے روایت کرنے والوں میں درج کیا ہے (۳۵) حالانکہ امام مالک کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی اور وہ اندلس کے شہر البیرہ میں تھی (۳۶) - صحیح مسلم کے مقدمہ میں ہے کہ معلی بن عرفان نے کہا کہ ابو واائل شقيق بن سلمہ نے مجھ سے بیان کرتے ہوئے کہا : « صفين میں ابن مسعود ہمارے مقابلے میں آئے » - اس پر ابونعیم الفضل بن دکین

نے جو معلیٰ سر روایت کرتے ہیں کہا : کیا آپ کا خیال ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوتے ہیں (۲۷) - کیوں کہ ابن مسعود شہادت عنمان سے تین سال قبل قبائل ۳۲ھ میں فوت ہوتے اور جنگ صفين اس کے دو سال بعد حضرت علی کے دور خلافت میں ہوتے ہیں - پس یہ ممکن نہیں کہ ابن مسعود صفين میں ان کے مقابل آئے ہوں۔

السخاوی نے اس طرح کے متعدد واقعات لکھے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ علم طبقات کے ذریعے کس طرح راویوں کے دجل یا شوه حفظ یا تدليس کی نشان دہی ہوتی ہے (۲۸) -

علم طبقات کے ذریعے ان غلطیوں کا بھی پتہ لگ جاتا ہے جو ہم نام اشخاص کے سلسلے میں واقع ہوتی ہیں باین طور کہ ایک کی بات دوسرے کے پلے ڈال دی جائے جب کہ دونوں میں سے ایک کی پیدائش دوسرے کی وفات کے بعد ہو مثلاً احمد بن نصر بن زیاد الہمدانی جنہوں نے ۳۱۷ھ - ۹۲۹ء میں وفات پائی ان کی بابت یہ ہم ہوتا ہے کہ وہ احمد بن نصر الداؤدی ہیں جن کی وفات ۳۰۲ھ - ۱۰۱ء میں ہوتی ہے - اس قسم کی اور بہت سی مثالیں ہیں (۲۹) -

علم طبقات کے ذریعے جعلی تحریروں کی قلمی کھل جاتی ہے اور یہ پتہ چل جاتا ہے کہ جس شخص کی طرف یہ تحریر منسوب ہے یہ اس کی هو سکتی ہے یا نہیں - چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ بعض یہودیوں نے ۳۲۷ھ - ۱۰۵۵ء میں القائم بامر اللہ (۳۲۲ھ - ۳۶۲ھ - ۱۰۳۱ء) کے وزیر ابوالقاسم علی بن الحسن (م ۳۵۰ھ - ۱۰۵۸ء) کی خدمت میں ایک خط پیش کیا اور دعوی کیا کہ یہ رسول اللہ کا خط ہے جس میں انہوں نے اہل خیر کو جزیع کی معافی دی تھی - اس پر صحابہ کی شہادت تھی اور یہودیوں کا کہنا تھا کہ یہ

حضرت علی کر ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ وزیر نے یہ خط تحقیق کر لیے خطیب البغدادی کر سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے غور سے دیکھنے کر بعد کہا کہ یہ جعلی ہے کیوں کہ اس میں ایک امیر معاویہ کی شہادت ہے جو ۶۲۹ء میں فتح مکہ کرے دن اسلام لائز جب کہ خیر بکھر ۶۲۸ء میں فتح ہوا اور دوسری شہادت حضرت سعد بن معاذ کی ہے جو فتح خیر سے دو سال قبل بنو قریظہ سے لڑائی کرے دوران فوت ہو گئے تھے۔<sup>(۳۰)</sup>

گویا طبقات صحابہ کی معرفت نے یہودیوں کی جعل سازی کی قلعی کھول دی ورنہ اس خط کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے نہ صرف احترام حاصل ہوتا بلکہ قانونی حیثیت بھی حاصل ہو جاتی۔

### تاریخ اور طبقات کا باہمی تعلق

تاریخ یا تواریخ کا لغوی معنی ہے : وقت بتانا<sup>(۳۱)</sup> - ابو منصور الجوالیقی لکھتا ہے : تاریخ کا لفظ خالص عربی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں نے اہل کتاب سے لیا ہے<sup>(۳۲)</sup> - اصطلاح میں تاریخ سے مراد ہے وقت بتا کر احوال و واقعات کو متعین کرنا - تاریخ کا دائرہ کار بہت وسیع ہے - ابتداء آفرینش کی حکایت ، انبیاء کے واقعات ، گزشتہ اقوام کی سرگزشت ، مختلف اہم واقعات و حوادث ، مصائب و آفات ، امور سلطنت کے تذکرے ، خلفاء و وزراء کے حالات ، جنگیں اور ملک و حکومت کا ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے کے واقعات ، رفاه عامہ کے کام نیز رواہ اور ائمہ کے حالات زندگی ، ان کی ولادت و وفات ، صحت و عقل ، حفظ و ضبط ، ثقاہت و اتقان

اور طلب علم کرے لیجے سفر وغیرہ ان تمام امور کا تعلق تاریخ سے ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس فن میں سارے زمانے کے واقعات سے بحث کی جاتی ہے۔ ان کی تحدید اور وقت کا تعین کیا جاتا ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ دنیا میں کب، کیا اور کیسیر ہوا۔ تاریخ کا موضوع انسان اور زمان ہے یعنی زمانے کی نسبت سے انسان کے احوال کی معرفت (۳۳)۔ طبقات اور تاریخ کی تعریفوں سے یہ امر واضح ہو گیا کہ طبقات الرجال تاریخ کی انواع میں سے ایک اہم قسم ہے۔ ان کے باہمی تعلق کے بارے میں سخاوی غر بن جماعة (۳۴) کے حوالے سے لکھتا ہے:

«علم تاریخ اور علم طبقات کے درمیان اور ان دونوں کے موضوع اور غایت کے درمیان فرق کا جانتا مشکل لیکن نہایت ضروری ہے اور میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ بحسب الذات دونوں ایک ہی چیز ہیں اور بحسب الاعتبار دونوں میں تفاوت ہے (۳۵)»

غر بن جماعة کا بیان کردہ فرق نہ تو واضح ہے اور نہ ہی تاریخ و طبقات کے مفہوم سے مطابقت رکھتا ہے۔ البته سخاوی نے خود جو فرق بیان کیا ہے وہ درست ہے۔ وہ لکھتا ہے:

«میرے نزدیک دونوں میں عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ رواہ کے حالات بیان کرنا دونوں کا مشترکہ وظیفہ ہے لیکن دیگر حوادث و وقائع سے صرف تاریخ بحث کرتی ہے اور علم طبقات میں کسی شخص کا طبقہ تعین کیا جاتا ہے جو تاریخ کا وظیفہ نہیں ہے مثلاً شرکاء بدرا میں سے جس کی وفات اس شخص کے بعد ہونی جو بدرا میں شریک نہ تھا تو اگرچہ وہ وفات کے لحاظ سے متاخر ہے لیکن طبقہ کے لحاظ سے مقدم ہے (۳۶)۔

## طبقات نگاری کے مناهج

طبقات نگاری میں بالعموم چار اسالیب اختیار کیے گئے :

۱ - پہلا انداز ہو طبقات نگاری کا حقیقی انداز ہے اور طبقات کے لغوی مفہوم سے مطابقت رکھتا ہے یہ تھا کہ نسلون کے اعتبار سے طبقات کی تعین کی جائے ۔ جیسا کہ طبقات ابن سعد میں یہی اسلوب پیش نظر رکھا گیا ہے ۔

۲ - لیکن نسلون کے اعتبار سے طبقات میں ترتیب عملاً دشوار تھی اور جلدی سے کسی شخص کے حالات تلاش کرنے میں دقت پیش آتی تھی لہذا اس ترتیب کو باقاعدہ بنانے کے لیے یکسان طوالت کے زمانوں کو یکجا کر دیا گیا اور ہر زمانے کے اندر ایک ترتیب اختیار کی جاتی تھی جو عموماً حروف هجاء کے مطابق ہوتی ۔ اس میں بعض تالیفات میں صدیوں کا حساب رکھا گیا ہے جیسا کہ ابوعبد الرحمن محمد بن حسین السلمی (م ۴۳۱۲ھ - ۱۰۲۱ء) کی طبقات الصوفیة اور بعض تالیفات میں صدیوں کے بجائے بیس بیس سال کی مدت لی گئی ہے، جیسے نقی الدین بن قاضی شہبہ (م ۸۵۱ھ - ۱۳۳۸ء) کی طبقات الشافعیہ میں (۳۴) ۔

۳ - بعض تالیفات میں طبقات کا تعین وفیات سے کیا گیا ہے اور اس وجہ سے بسا اوقات یہ هو جاتا رہا ہے کہ ایک شخص ایک طبقہ میں شامل دوسرے لوگوں کے درجہ کا نہیں ہے لیکن اس کی وفات اس طبقہ کے لوگوں میں ہو گئی ہے اس لیے وہ اس طبقہ میں شامل سمجھا جاتا ہے ۔ اس کی مثال تاج الدین عبدالوهاب ابن السبکی (م ۱۳۷۰ھ - ۱۴۴۰ء) کی طبقات الشافعیہ ہے ۔

۴ - مذکورہ بالا تینوں اسالیب کی کتب طبقات سے استفادہ میں

دققت پیش آتی تھی چنانچہ اس سے بچنے کے لیے طبقاتی کتب کو حروف معجم کی ترتیب پر مدون کیا جائز لگا۔ یہ طریقہ متاخر عہد میں بہت مقبول ہوا اگرچہ یہ طبقہ کے صحیح مفہوم سے بہت بعید تھا۔ اس کا اظہار کتاب کے نام میں کونی اضافہ کر کر کیا جاتا تھا۔ اس انداز کی قدیم ترین تصنیف غالباً عثمان بن سعید الدانی (م ۳۲۳ھ - ۱۰۵۳ء) کی تاریخ طبقات القراء<sup>(۲۸)</sup> ہے۔ اس انداز پر بعد میں بکثرت کتابیں لکھی گئیں<sup>(۲۹)</sup> ۔

### طبقات نگاری کا آغاز و ارتقاء

غالباً سب سے پہلے شاهان فارس نے لوگوں کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا اور طبقات نگاری کا آغاز کیا۔ الجمہیسیاری لکھتا ہے۔

کان أول من رتب طبقات الناس و صنف طبقات الكتاب  
وبيين منازلهم جمشيد بن اونجهان .... و كان من رسم  
ملوك الفرس أن يلبس أهل كل طبقة من فى خدمتهم  
لبسة لا يلبسها أحد من فى غير تلك الطبقة ، فإذا وصل  
الرجل الى الملك عرف بلبسته صناعته والطبقة التي هو  
فيها<sup>(۳۰)</sup> ۔

جاہلی عرب میں علوم و فنون کا وجود نہیں تھا۔ الیتہ جاہلی دور کرے باقی ماندہ ادب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاندانی معروکوں اور لڑائیوں کے واقعات محفوظ رکھتے تھے اور قبائلی نظام میں انساب اور الایام کے حفظ و روایت کا اہتمام رہتا تھا<sup>(۳۱)</sup> اور اہم واقعات کو تاریخ شماری کا مبدأ قرار دیا جاتا تھا<sup>(۳۲)</sup> ۔

اس فطری اور قبائلی رجحان اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے والہانہ تعلق کر باعث آپ کر ہر قول و

عمل کو محفوظ رکھنے کے شوق نے اسلام میں تاریخ کی بنیاد رکھی -  
 صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی و سیر کو سینوں  
 میں محفوظ رکھنے کا اہتمام کرتے اور اپنی اولاد کو بھی انہیں یاد  
 کرنے کی تاکید کرتے رہتے - حضرت سعد بن ابی وفاص اپنی اولاد کو  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے غزوات و سیر کی  
 تعلیم دیا کرتے اور کہتے کہ یہ تمہارے آباء کے فضائل و شرف ہیں  
 انہیں یاد کرنے اور یاد رکھنے میں غفلت نہ برتو - اسی طرح وہ ان کو  
 جاہلی دور کے وقائع و احوال یاد کرنے کی ترغیب دیا کرتے نیز انہیں  
 خلفاء راشدین کے زمانے کی فتوحات کے حفظ و ضبط کا بھی خاص  
 خیال و اہتمام تھا (۵۳) -

بعض جلیل القدر صحابہ کے بیٹوں نے حیاة الرسول (جسے  
 المغازی کا نام دیا گیا تھا) کو بطور خاص اپنا موضوع بحث و  
 تحقیق بنایا جن میں ابان بن عثمان بن عفان (۵۴) (م بعد ۹۵ھ -  
 ۱۳ھ) اور ابوبکر الصدیق کے نواسر عروة بن الزبیر (م ۹۲ھ -  
 ۱۲ھ) شامل ہیں جن میں سے مؤخر الذکر نے اسلامی عہد  
 میں المغازی پر اولین کتاب مدون کی (۵۵) - حضرت عمر بن  
 عبدالعزیز نے اپنے دور حلافت (م ۹۹ - ۱۰۱ھ - ۱۷ - ۲۰ھ) میں  
 حدیث ، سیر اور مغازی کی تدوین پر خصوصی توجہ کی اور امام  
 زہری (م ۱۲۳ھ - ۱۳۲ھ) کو بطور خاص اس کام کے لیے مامور کیا -  
 چنانچہ زہری کہتے ہیں -

کنا نکره کتاب العلم حتی اکرہنا علیہ هؤلاء الامراء (۵۶) -  
 انہوں نے کتاب المغازی لکھی (۵۷) ان کی وجہ سے مغازی و  
 سیرت کا عام مذاق پیدا ہو گیا اور ان کے حلقة درس سے کئی ایسے

لوگ نکلے جو اس فن میں کمال رکھتے تھے (۵۸) -  
 اسلامی عہد میں تاریخ کم موضوع پر سب سے پہلے امیر معاویہ  
 (م ۶۰ھ - ۶۸۰ء) نے عبید بن شریہ کو یعنی سر بلا کر قدماء کی  
 تاریخ مرتب کرانی جس کا نام اخبار الماضین رکھا (۵۹) -  
 طبقات پر سب سے پہلی کتاب واصل بن عطاء المعتلی (۸۰)  
 (۱۳۱ھ - ۷۳۸ء) نے لکھی جس کا نام طبقات اهل العلم  
 والجمل رکھا (۶۰) -

ذہبی نے تاریخ کی چالیس اصناف درج کی ہیں - السخاوی نے  
 ان کی فہرست دینے کرے بعد ان میں سے سنتائیس اصناف پر لکھی گئی  
 کتابوں کا تذکرہ کیا ہے (۶۱) - لیکن ان میں نہ تو استقصاء ملحوظ رکھا  
 گیا ہے اور نہ ہی اصناف کتب کی الگ الگ داخلی درجہ بندی کی  
 گئی ہے بلکہ سوانح ، تاریخ عام ، رجال ، طبقات اور بلدان وغیرہ پر  
 لکھی گئی کتابوں کا اس انداز سے ذکر کیا گیا ہے کہ نہ تو کوئی ترتیب  
 ملحوظ رکھی ہے اور نہ ہی مصنفین اور تالیفات کے ناموں کی تعین کا  
 التزام کیا ہے بلکہ کہیں صرف مصنفین کے ناموں کی فہرست ہے اور  
 کہیں صرف کتابوں کے نام ہیں تاہم ان میں سے تقریباً دس اصناف  
 ایسی ہیں جنہیں بطور خاص قرون وسطی کے مسلم مؤرخین نے  
 طبقاتی ادب کا موضوع بنایا ہے - ذیل میں ان اصناف کے حوالے سے  
 اہم تالیفات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس سے جہاں یہ اندازہ ہو گا کہ  
 تاریخ کی یہ اہم شاخ کس قدر مصنفین کی توجہ کا مرکز رہی وہاں  
 طبقاتی ادب کے ارتقاء کا خاکہ بھی سامنے آتی گا -

### طبقات المحدثین والرواۃ

چونکہ اسماء الرجال کا مکمل فن احادیث کی صحت و سقم کی

تحقیق کر لیے وجود میں آیا اس لیے رجال حدیث پر مختلف انداز سے متعدد کتابیں مدون کی گئیں جن میں سے ایک معتبرہا حصہ ان کتابوں کا ہے جو صحابہ کے حالات پر لکھی گئیں (۶۲) - بعض مؤلفین نے صرف تابعین کو اپنی تالیفات کا موضوع بنایا (۶۳) سب کہ بعض کتابوں میں حدیث کی کسی معین تالیف کے رواہ پر بحث کی گئی ہے (۶۴) اور کچھ دیگر کتب الاسماء والکنى (۶۵) اور المؤتلف والمختلف پر ہیں (۶۶) - رجال حدیث میں کچھ تالیفات طبقات کے اسلوب پر مرتب کی گئیں جن میں مؤلفین نے رواہ حدیث کے تراجم طبقہ بعد طبقہ بیان کیے ہیں ان میں سے اہم اور مشہور کتب حسب ذیل ہیں :

### ۱ - الطبقات الکبری

- محمد بن سعد بن منیع کاتب الواقدی (۱۶۸) - ۲۳۰ھ - ۸۵۰ء کی تالیف ہے جس میں مکرر تراجم کو چھوڑ کر تین هزار افراد کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں - یہ کتاب آٹھ جلدیں میں طبع ہوتی (۶۷) جن کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے :
  - پہلی جلد : سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
  - دوسری جلد : المغازی
  - تیسرا جلد : طبقات البدرین من المهاجرين ، تعداد ۱۳۳؛ اور طبقات البدرین من الانصار ، تعداد ۲۵۹ -
  - چوتھی جلد : الطبقۃ الثانية من المهاجرين والانصار ، تعداد ۹۸؛
  - الصحابۃ الذين اسلموا قبل فتح مکة ، تعداد ، ۱۳۳ -
  - پانچویں جلد : اس میں مدینہ منورہ کے تابعین کے سات طبقات ، مکہ مکرمہ کے تابعین کے پانچ طبقات اور طائف و یمن میں اقامہ اختیار کرنی والر صحابہ و تابعین کے تراجم ہیں -

**چھٹی جلد :** اس جلد میں کوفہ میں آکر آباد ہونے والے صحابہ اور ان کے تابعین کا تذکرہ ہے۔

**ساتویں جلد :** اس میں بصرہ، مدائن، بغداد، خراسان، ری اور انبار وغیرہ کے صحابہ و تابعین کا ذکر ہے۔

**آٹھویں جلد :** خواتین کیلئے مختص ہے جس میں ازواج و بنات رسول اور مسلم مہاجر و انصار خواتین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے والی عورتوں کا ذکر ہے۔

یہ کتاب انتہائی جامع، مفصل اور مستند ہے۔ کتاب اور مؤلف پر تبصرہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی لکھتا ہے :

کان من اهل العلم والفضل والفهم والعدالة صنف کتاباً كبيراً فی طبقات الصحابة والتابعين الى وقته فأجاد فيه وأحسن (۶۹) -

## ۲ - کتاب الطبقات

ابو عمرو خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ الشیبانی المعروف بشباب (م ۲۳۰ھ - ۸۰۳ء) کی تالیف ہے جو آئندہ اجزاء پر مشتمل ہے (۴۰)۔

خلیفہ بن خیاط امام بخاری کے شیوخ میں سر ہیں (۱)۔

## ۳ - طبقات التابعین

امام مسلم بن حجاج القشیری (م ۲۶۱ھ - ۷۰۵م) کی تالیف ہے (۲)۔

## ۴ - کتاب الطبقات فی الاسماء المفردة

ابوبکر احمد بن ہارون بن روح (م ۳۰۱ھ - ۹۱۳ء) کی تالیف ہے (۳)۔ جو آذربیجان کے قصبه بردیج کی طرف منسوب ہونے کے باعث البردیجی کہلانے (۴)۔ یہ کتاب بعض صحابہ، تابعین اور اصحاب حدیث کے اسماء سے متعلق ہے (۵)۔

## ۵۔ کتاب الطبقات

ابو عرو بہ العسین بن محمد بن مودود العرانی (م ۳۱۸ھ - ۹۳۰ء) کی تالیف ہے<sup>(۷)</sup>) جس کی بارے میں بروکلمن بتاتا ہے کہ یعنی بن معین المری (م ۲۲۳ھ - ۸۴۷ء) کی معرفة الرجال کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی<sup>(۸)</sup> ۔

## ۶۔ کتاب التابعین

محمد بن حبان بستی (م ۳۵۳ھ - ۹۶۵ء) کی تالیف بارہ اجزاء میں تھی ۔ اس کی علاوہ ابن حبان نے اتباع التابعین اور تباع التبع پندرہ پندرہ اجزاء میں لکھیں<sup>(۹)</sup> ۔

## ۷۔ طبقات المحدثین والرواۃ

ابونعیم احمد بن عبدالله بن احمد الاصبهانی (م ۳۳۰ھ - ۱۰۳۸ء) حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء کی مصنف کی تالیف ہے<sup>(۱۰)</sup>

## ۸۔ طبقات الحفاظ یا تذكرة الحفاظ

سمش الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی (م ۳۸۸ھ - ۱۳۳۸ء) کی تالیف ہے<sup>(۱۱)</sup> ۔ یہ کتاب صحابہ کرام سے لے کر مؤلف کی دور تک کی حفاظ حدیث کی تذکرہ پر مشتمل ہے ۔ حفاظ حدیث کو گیارہ طبقات پر تقسیم کیا گیا ہے ۔ مؤلف نے کتاب میں اس اصول کو ملاحظہ رکھا ہے کہ کسی ایسے شخص کا ترجمہ نہ لکھا جائے جو حافظ حدیث نہ ہو ۔ ابن قتیبہ اور خارجہ بن زید کی بارے میں تصريح کی ہے کہ وہ قلیل الحدیث تھے ۔ اس لیے میں نے ان کو حفاظ حدیث میں شمار نہیں کیا اور هشام بن کلبی اور واقدی حافظ حدیث ہونے کی باوجود متروک الرواة ہیں اس لیے ان کو حفاظ حدیث

میں شمار نہیں کیا گیا (۸۱) -

### ۹ - ذیل تذکرہ الحفاظ

ابوالمحاسن محمد بن علی بن الحسن بن حمزہ الحسینی (م ۷۶۵ھ - ۱۳۶۳ء) کی تالیف ہے۔ یہ ذہبی کی مذکورہ بالا کتاب کا ذیل ہے۔ اس میں ان حفاظ حدیث کا تذکرہ ہے جن کا ذکر ذہبی سے رہ گیا تھا (۸۲) -

### ۱۰ - لحظ الالحاظ بذیل طبقات الحفاظ

ابوالفضل تقی الدین محمد بن محمد بن محمد ابن فہد المهاشی (م ۸۲۱ھ - ۱۳۶۶ء) کی تالیف ہے۔ یہ بھی تذکرہ الحفاظ کا ذیل ہے (۸۳) -

### ۱۱ - طبقات الحفاظ

جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ - ۱۵۰۵ء) نے ذہبی کی تذکرہ الحفاظ کی تلخیص کی ہے۔ لیکن کہیں کہیں تراجم میں مفید اضافے بھی کئی ہیں (۸۴) -

### ۱۲ - ذیل طبقات الحفاظ

جلال الدین السیوطی نے ہی ذہبی کی تذکرہ الحفاظ کا ذیل لکھا ہے اس میں ذہبی کی معاصرین سے لے کر اپنے دور تک کی حفاظ حدیث کا تذکرہ کیا ہے (۸۵) -

طبقات فقهاء عامہ

طبقات فقهاء پر دو زاویوں سے کتب تالیف کی گئیں۔ کچھ کتابیں عام فقهاء سے متعلق ہیں خواہ وہ کسی بھی فقہی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں جب کہ دوسری قسم ایک معین فقہی مسلک کی فقهاء کی طبقات پر ہے۔ اول الذکر میں ایسی تالیفات شامل ہیں

جو مشہور فقہی مسالک کے ائمہ کے قریبی عہد میں مدون کی گئیں (۸۶) اور ان کے ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی متعین فقہی مسلک کے فقهاء کے حالات پر نہیں تھیں - ان میں ابو عبد الرحمن الهیش بن عدی التعالیٰ (م ۲۰۰ھ - ۸۲۲ء) کی طبقات الفقهاء والمحدثین (۸۸) اور عبدالملک بن حبیب السلمی (م ۲۳۸ھ - ۸۵۲ء) کی طبقات الفقهاء والتابعین (۸۹) کے نام بطور خاص قبل ذکر ہیں - اسی عہد کی ایک اور کتاب محمد بن خالد (م ۲۲۰ھ - ۸۳۵ء) کی طبقات الفقهاء (۹۰) - عام فقهاء کے حالات پر ابو اسحاق ابراہیم بن علی الشیرازی (م ۲۷۶ھ - ۱۰۸۳ء) نے ایک مختصر کتاب طبقات الفقهاء کے نام سے لکھی (۹۱) جو خلفاء اربعہ کے ذکر سے شروع ہوتی ہے اور دیگر فقهاء صحابہ کے تذکرہ کے بعد مدینہ ، مکہ ، کوفہ ، بصرہ اور دیگر بلاد اسلامیہ کے فقهاء کے طبقہ به طبقہ تذکرہ پر اختتام پذیر ہوتی ہے - الشیرازی کی تالیف کا ذیل تاج الدین علی بن انجب الساعی الغدادی (م ۲۴۳ھ - ۱۲۵ء) نے لکھا (۹۲) - الشیرازی کے بعد ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی (م ۲۷۳ھ - ۱۰۸۱ء) نے فرق العلماء (۹۳) اور ابو محمد عبد الوہاب بن محمد الشیرازی (م ۵۰۰ - ۱۱۰۰ء) نے تاریخ الفقهاء لکھیں (۹۴) - یہ دونوں کتابیں بھی عام فقهاء کے تذکرہ پر مشتمل تھیں - اس کے بعد ایک ایک فقہی مسلک کے فقهاء کی تراجم نگاری کا دور شروع ہوا جس کا خاکہ درج ذیل ہے -

طبقات فقهاء شافعیہ

متعین فقہی مسالک کے فقهاء میں سب سے پہلے شافعی مسلک کے فقهاء کے طبقات پر تالیف کتب کا آغاز ہوا اور پہلی کتاب ابو حفص عمر بن علی المطوعی الادیب (م ۳۳۰ھ - ۱۰۳۸ء) نے

طبقات الشافعیہ پر لکھی (۹۵) - پھر ابوالطیب سهل بن محمد بن سلیمان الصعلوکی (م ۳۰۳ھ - ۱۰۱۳ء) نے المذهب فی ذکر شیوخ المذهب تالیف کی (۹۶) - اس کے بعد قاضی ابوالطیب طاہر بن عبد اللہ الطبری (م ۲۵۰ھ - ۱۰۵۸ء) نے مولد الشافعی کے نام سے ایک رسالہ لکھا اس کے آخر میں اصحاب الشافعی میں سے ایک جماعت کے تراجم لکھئے (۹۷) - پھر ابو عاصم محمد بن احمد العبادی (م ۲۵۸ھ - ۱۰۶۶ء) نے ایک مختصر کتاب طبقات الشافعین مرتب کی جس میں اس نے صرف صاحب ترجمہ کے نام اور سبب شهرت کے اندراج پر اکتفا کیا (۹۸) - اس کے بعد ابو محمد عبدالله بن یوسف الجرجانی (م ۲۸۹ھ - ۱۰۹۶ء) نے کتاب حکمی (۹۹) اور پھر ابوالحسن علی بن ابی القاسم زید البیهقی المعروف بفندق (م ۵۶۵ھ - ۱۱۰۰ء) نے وسائل الالمعی فی فضائل اصحاب الشافعی تالیف کی (۱۰۰) - ابن الصلاح عنان بن عبدالرحمن (م ۶۲۳ھ - ۱۲۲۵ء) نے طبقات الفقهاء الشافعیہ مرتب کرنی شروع کی لیکن وہ اس کی تکمیل سے قبل ہی انتقال کر گئے تو ابو زکریا یحیی بن شرف النووی (م ۶۲۶ھ - ۱۲۴۴ء) نے اس کو لے کر مختصر کیا اور کچھ نام اس میں بڑھائی مگر وہ بھی اس کی تبیض سے پہلے جل بسر چنانچہ ابوالحجاج یوسف بن الزکی عبدالرحمن المزی (م ۲۳۲ھ - ۱۳۳۱ء) نے اس کی تکمیل کی (۱۰۱) - پھر جمال الدین عبدالرحیم بن حسن الاستنوی (م ۶۲۲ھ - ۱۳۰۰ء) نے عمر بن بندار التفلیسی (م ۶۲۲ھ - ۱۲۴۳ء) کی طبقات کی اساس پر اپنی کتاب مرتب کی (۱۰۲) سراج الدین عبدالوهاب بن علی بن عبدالكافی السبکی (م ۱۱۰۰ھ - ۱۲۷۰ء) نے طبقات الشافعیہ پر تین کتابیں لکھیں : طبقات الشافعیہ الكبری (۱۰۳)

الطبقات الوسطى (١٠٣) : الطبقات الصغرى (١٠٥) -

اول الذکر کتاب کیے بارے میں خود مؤلف لکھتا ہے :  
 « انزلت الشافعیہ فی طبقات ، و رتبتم سبع طبقات ، کل مائی  
 عام طبقة ، اندکر فیه ترجمہ الرجل مستوفاة علی طریقۃ المحدثین  
 والادیاء » (١٠٦) -

مؤلف نے کتاب کا آغاز ان لوگوں کی تذکرہ سے کیا جنہوں نے امام  
 شافعی سے براہ راست استفادہ کیا۔ پھر تبرکاً ان افراد کی تراجم لکھیں  
 جن کی نام احمد اور محمد تھے اور پھر حروف معجم کی ترتیب کا  
 التزام کیا -

اس کی بعد سراج الدین عمر بن علی ابن الملقن (م ٨٠٣ھ - ١٢٠١ء) نے العقد المذهب فی طبقات حملة المذهب کی نام سے امام  
 شافعی کی دور سے لے کر ١٣٦٩ھ - تک کی فقهاء کو جھیلس  
 طبقات میں تقسیم کر کر ان کی حالات لکھی (١٠٤) - پھر قاضی تقی  
 الدین ابوبکر بن احمد ابن شہید (م ٨٥١ھ - ١٢٣٢ء) نے طبقات  
 الشافعیہ لکھی جو انتیس طبقات پر مرتب کی گئی (١٠٨) - عزالدین  
 حمزہ بن احمد الدمشقی (٨٤٣ھ - ١٣٦٩ھ) نے اس پر ذیل لکھا  
 (١٠٩) - ان کی علاوه ابن کثیر اسماعیل بن عمر الدمشقی (م ٨٤٣ھ - ١٣٣٢ء) ، شہاب الدین ابن ارسلان الشافعی الرملی (م ٨٣٣ھ - ١٣٢٠ء) ، قاضی قطب الدین محمد بن الخیضری نے اللمع الالمعیة  
 لاعیان الشافعیہ (١١٠) اور ابوبکر بن هدایۃ اللہ الملقب بالمصنف  
 (م ١٠١٣ھ - ١٦٠٥ھ) نے طبقات الشافعیہ لکھی (١١١) -  
 طبقات فقهاء حنفیہ

طبقات فقهاء حنفیہ پر مستقل کتابیں بہت بعد کیے ادوار میں

لکھی گئیں۔ فقهاء عامہ پر لکھی گئی کتابوں میں بکرت حنفیہ کے تراجم موجود تھے (۱۱۲)۔ سخاوی کا خیال ہے کہ ممکن ہے ابو محمد عبدالوهاب بن محمد بن عبدالوهاب الشیرازی (م ۵۰۰ هـ - ۱۱۰ء) کی تاریخ الفقهاء فقهاء حنفیہ پر ہو۔ کیون کہ ابن القدوری (احمد بن محمد م ۳۲۸ هـ - ۱۰۳۴ء) کے ترجمہ میں ان کی کتاب سے اقتباس کیا گیا ہے (۱۱۳)۔ تاہم یہ کتاب ضائع ہو گئی اس لیے اس کے بارے میں قطعیت سے کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ یہ امر معلوم ہے کہ موجود ذخیرہ کتب طبقات میں طبقات الحنفیہ پر پہلی مستقل کتاب عبدالقادر بن محمد القرشی (م ۵۵۰ هـ - ۱۳۳۳ء) کی الجوادر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ ہے (۱۱۴)۔ کتاب کے خطبہ میں مؤلف لکھتا ہے :

ولم أر أحداً جمع طبقات اصحابنا وهم أمم لا يحصون (۱۱۵) -  
 نجم الدين ابراهيم بن على الطرسوسى (۱۱۶) (م ۵۸۰ هـ - ۱۳۵۰ء) نز وفیات الاعیان فی مذهب التعمان اس سے کچھ پہلے مرتب کی تھی لیکن یہ طبقات کے بجائے وفیات کے اسلوب پر لکھی گئی (۱۱۷)۔ پھر ابراهیم بن محمد ابن دقماق (م ۹۰۰ هـ - ۱۳۸۸ء) نز نظم الجمان کے نام سے طبقات الحنفیہ پر ایک کتاب لکھی جو قاضی جلال الدین الشافعی کی طرف سے مصنف کے لیے ابتلا کا باعث بنی (۱۱۸)۔ مجد الدين ابو طاهر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی صاحب القاموس (م ۸۱۵ هـ - ۱۳۱۵ء) نز القرشی کی مذکورہ بالا کتاب کی تلخیص اور کچھ تراجم کے اضافات کے ساتھ المرقة الوفیة فی تراجم الحنفیہ مدون کی (۱۱۹)۔ قاضی تقی الدین ابو بکر بن احمد ابن شہبہ (م ۸۵۱ هـ - ۱۳۳۴ء) اگرچہ شافعی المذهب تھے تاہم انہوں نے

بھی طبقات الحنفیہ لکھی (۱۲۰) - اس کے بعد قاضی بدراالدین محمود بن احمد العینی (م ۸۵۵ھ - ۱۳۵۱ء) نے طبقات حنفیہ پر ایک کتاب لکھی (۱۲۱) - پھر قاسم بن قطلویغا (م ۸۴۹ھ - ۱۳۷۳ء) نے تاج التراجم کے نام سے فقہاء حنفیہ پر ایک مختصر رسالہ مرتب کیا (۱۲۲)۔ اسحاق بن حسن الشامی ابن طولون نے الغرف العلیہ فی تراجم الحنفیہ لکھی (۱۲۳) - طاش کبری زادہ (م ۹۶۷ھ - ۱۵۶۰ء) نے طبقات الفقہاء فی ذکر طبقات الحنفیہ کے نام سے ایک مختصر رسالہ مرتب کیا جو امام ابوحنیفہ کے ترجمہ سے شروع ہوتا ہے اور طبقاتی انداز پر ہے (۱۲۴) - اسی مصنف کی ایک دوسری کتاب الشفاقت النعمانیۃ فی علماء الدویلۃ الشامانیۃ بھی فقہاء حنفیہ کے تراجم پر ہے (۱۲۵) - اس کے بعد قطب الدین محمد بن علام الدین المکی (م ۹۹۰ھ - ۱۵۸۲ء) نے چار جلدیوں میں طبقات حنفیہ پر ایک ضخیم کتاب مرتب کی لیکن ایک ناگہانی آتش زدگی میں وہ اس کی دیگر کتابوں کے ساتھ جل گئی اس نے دوبارہ اس کی جمع و تدوین شروع کی تھی لیکن موت نے اسے تکمیل کا موقعہ نہ دیا (۱۲۶) - تقی الدین بن عبدالقادر المصری (م ۱۰۱۰ھ - ۱۶۰۱ء) نے تراجم حنفیہ پر ایک ضخیم کتاب لکھی جس میں طاش کبری زادہ کی الشفاقت النعمانیۃ کے رجال کو شامل کر کر ۲۵۲۳ فقہاء حنفیہ کے تراجم ہیں - اس نے ۹۹۳ھ - ۱۵۸۵ء) میں کتاب مکمل کی اور اس کا نام الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیہ رکھا (۱۲۷) - علی بن امر الله ابن الحنائی اور ابن کمال باشا (۱۲۸) نے طبقات الحنفیہ پر کتابیں لکھیں - بر صغیر میں محمد عبدالحی لکھنٹوی (م ۱۳۰۳ھ - ۱۸۸۶ء) نے الفوائد البهیۃ فی تراجم الحنفیہ کے نام سے کتاب لکھی (۱۲۹) -

## طبقات فقهاء مالکیہ

فقہائیں مالکیہ پر اہم ترین کتاب قاضی عیاض بن موسی بن عیاض (م ۵۲۳ھ۔ ۱۱۳۹ء) کی ترتیب المدارک و تقریب المسالک لمعরفۃ اعلام مذہب مالک ہے (۱۳۰)۔ اس کتاب کو مأخذ میں مؤلف نے عبداللہ بن محمد بن ابی ولیم القرطبی (م ۳۵۱ھ۔ ۹۶۲ء) کی کتاب الطیقات فیمیں روی عن مالک و اتباعہم من اہل الامصار (۱۳۱)، محمد بن حارث الخشنی (م ۳۶۱ھ۔ ۹۶۱ء) کی القضاۃ بقرطبة و طبقات علماء افریقیہ (۱۳۲) اور ابو اسحاق الشیرازی کی طبقات الفقه (۱۳۳) کے علاوہ چونتیس علماء کے نام گتوانے ہیں (۱۳۴) جن کی کتابوں سے اس سے استفادہ کیا ہے۔ المدارک فقهاء مالکیہ پر بہت جامع کتاب ہے جسے طبقات پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں تیرہ سو سے زائد افراد کے تراجم ہیں۔ اس کے علاوہ ابو عمر یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر النمری (م ۳۶۳ھ۔ ۱۰۷۱ء) نے معاجم اعلام الفقهاء لکھی (۱۳۵) جس کا ذیل یوسف بن ابی عبداللہ اللری (م ۵۵۵ھ۔ ۱۱۲۹ء) نے لکھا (۱۳۶)۔ نیز قاضی برهان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن محمد بن فرحون (م ۹۹۷ھ۔ ۱۳۹۸ء) نے الڈیباج المذہب فی معرفۃ اعيان علماء المذہب لکھی (۱۳۷) جس میں صرف بڑے بڑے مالکی فقهاء کا ذکر ہے جن کی تعداد تقریباً چھ سو ہے۔ اس کے بعد احمد بابا بن احمد التبتکی (م ۱۰۳۶ھ۔ ۱۶۲۷ء) نے نیل الابتهاج بتطریز الڈیباج کے نام سے مالکیہ کے تراجم لکھی (۱۳۸) لیکن یہ تمام کتب حروف معجم کی ترتیب سے مدون کی گئیں۔

## طبقات فقهاء حنابلہ

طبقات فقهاء حنابلہ پر سب سے پہلے کتاب ابوعلی ابن البناء

الحسن بن احمد البغدادی (م ١٠٨ - ١٣٢ھ) نے طبقات الفقہاء کر نام سے لکھی (١٣٩) اسکے بعد قاضی ابوالحسین محمد بن محمد ابن الحسین ابی یعلی الحنبلی الفراء (م ٥٢٦ھ - ١١٣١ھ) نے طبقات الحنابلہ لکھی (١٣٠) - ابی یعلی اس کی داخلی ترتیب کر بارے میں بتاتی ہیں کہ ہم نے حنابلہ کو جہہ طبقات میں تقسیم کیا ہے - پہلا طبقہ امام احمد بن حنبل کے اصحاب اور رواۃ پر مشتمل ہے - دوسرا طبقہ اصحاب امام احمد کے تلامذہ کا ہے اور بعد کے طبقات اسی انداز سے ترتیب نزولی کے مطابق قائم کیے گئے ہیں اور پہلے اور دوسرے طبقہ کے اسماء میں حروف معجم کی ترتیب رکھی گئی ہے تاکہ مراجعت آسان ہو اور بعد کے طبقات میں وفیات کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے (١٣١) - کتاب میں ٥١٢ھ - ١١١٨ھ تک کے حنابلہ کا تذکرہ ہے اب الفرج عبد الرحمن بن احمد بن رجب السلامی (م ٩٥ھ - ١٣٩٣ھ) نے مذکورہ بالا کتاب کا ذیل "الذیل علی طبقات الحنابلہ" کر نام سے دو جلدیں میں لکھا (١٣٢) - یہ ذیل بھی اصل کی طرح طبقات کی طرز پر ہے - شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبدالقدیر النابلسی (م ٩٤ھ - ١٣٩٥ھ) نے ابی یعلی کی کتاب کی تلغیض کی (١٣٣) - یوسف بن حسن بن احمد الحنبلی (م ٨١ھ - ١٣٩٩ھ) میں زندہ تھا نے ابن رجب کی کتاب کا ذیل حروف معجم کی ترتیب پر لکھا اور الجوہر المنضد فی طبقات متأخری اصحاب احمد نام رکھا (١٣٤) - نیز ابراهیم بن محمد بن مفلح الرامینى المقدسی (م ٨٠٣ھ - ١٣٠٠ھ) نے اس کا ذیل لکھا اور طبقات اصحاب الامام احمد نام رکھا (١٣٥) - طبقات فقہاء پر بلاد و امصار کے اعتبار سے بھی کتابیں لکھی گئیں جن میں ابوبکر عبداللہ بن ابی عبداللہ المالکی (م ٣٠٣ھ -

(١٠١٢ء) کی ریاض النفس فی طبقات علماء القیروان وافریقیہ وزہادهم و عبادهم و نساقم و سیر من اخبارہم و فضلاً تھم و اوصافہم (١٣٦) طبقاتی اسلوب پر لکھی گئی جس میں پہلے ان صحابہ کا ذکر ہے (١٣٧) جو قیروان یا افریقیہ میں گئے پھر تابعین کا اور اس کے بعد درجہ بدرجہ لیکن چند ایک تراجم کو چھوڑ کر باقی تمام تراجم فقهاء مالکیہ کے ہیں۔ عمر بن علی بن سمرہ الجعدی (تالیف ٥٨٦ھ۔ ١١٩٠ء) نے طبقات فقهاء الیمن و رؤسائے الزمن لکھی (١٣٨)۔ کتاب سات طبقات میں تقسیم کی گئی ہے۔ مؤلف شافعی المذهب ہیں۔ اس لیے شافعی فقهاء کا تذکرہ خصوصیت سے کرتے ہیں۔ اندلس میں فقهاء پر اس نوع کی جو کتابیں مدون کی گئیں ان میں ابن عبدالبر النمری (م ٣٦٣ھ۔ ١٠٠٠ء) کی فقهاء قرطبه؛ ابن عبدالبر کشکیانی (م ٣٣١ھ۔ ٩٥٢ء) کی الفقهاء والقضاء بقرطبة والاندلس ابوالاصبغ عیسیٰ بن محمد المورخ (م ٣١٣ھ۔ ١٠١٢ء) کی تاریخ فقهاء البيرة اور ابو جعفر احمد بن عبد الرحمن بن مظاہر الانصاری (م ٣٨٩ھ۔ ١٠٩٥ء) کی تاریخ فقهاء طبلطہ شامل ہیں (١٣٩)۔

### طبقات القضاۃ

قضاۃ پر غالباً سب سے پہلی کتاب ابو عبید معمر بن المتن البصری (م ٢٠٩ھ۔ ٨٢٣ء) نے اخبار قضاۃ بصرہ کے نام سے لکھی (١٤٠)۔ اس کے بعد وکیع محمد بن خلف (م ٣٠٦ھ۔ ٩١٨ء) نے اخبار القضاۃ تالیف کی (١٤١) ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب الکنڈی (م بعد ٣٦٢ھ۔ ٩٢٤ء) نے کتاب الولاة و کتاب القضاۃ لکھی (١٤٢) جس کا آغاز حضرت عمر بن الخطاب سے ہوتا ہے اور اختتام

حارث بن مسکین (م ٢٣٥ هـ - ٨٥٩ء) اور بکار بن قتبیہ (م ٢٤٠ هـ - ٨٨٣ء) پر ہوتا ہے۔ ابن زولاق حسن بن ابراهیم (م ٣٨٤ هـ - ٩٩٢ء) نے الکندی کی کتاب کا ذیل اخبار قضاۃ مصر کے نام سے لکھا۔ قضاۃ مصر پر ایک اور کتاب ابو عبید اللہ محمد بن الریبع الجیزی نے لکھی (١٥٣)۔ ابو العباس احمد بن بختیار بن علی بن المندانی الواسطی (م ٣٠٩ هـ - ١٠١٨ء) نے اخبار القضاۃ والشهود کے نام سے کتاب لکھی (١٥٥)۔ قرطبه کے قضاۃ پر پہلی کتاب محمد بن حارث الغشنسی (م ٣٦٦ هـ - ٩٦٩ء) نے قضاۃ قرطبة وعلماء افریقیہ لکھی (١٥٧)۔ اس کے بعد ابن بشکوال خلف بن عبد الملک (م ٥٨٠ هـ - ١١٨٣ء) نے اخبار قضاۃ قرطبه تالیف کی (١٥٨)۔ اسی نام کی ایک کتاب ابن الساعی علی بن انجب (م ٦٢٣ هـ - ١٢٥٠ء) نے بھی لکھی (١٥٩)۔ محمد بن علی بن یوسف ابن میسر (م ٦٢٨ هـ - ١٢٨٠ء) نے تاریخ القضاۃ مرتب کی (١٥٩)۔ بعد کے دور میں قضاۃ مصر پر الجمال عبدالله بن احمد البشیشی (م ٦٢٧ هـ - ١٣٦١ء) نے ایک کتاب لکھی جس کی اساس پر ابن حجر العسقلانی (م ٨٥٢ هـ - ١٢٣٩ء) نے رفع الاصر عن قضاۃ مصر تالیف کی (١٦٠)۔ اس پر محمد بن عبدالرحمن السخاوی (م ٩٠٢ هـ - ١٣٩٦ء) نے بغية العلماء والرواۃ کے نام سے ذیل لکھا (١٦١)۔ قضاۃ دمشق پر ابن طولون محمد بن علی بن احمد (م ٩٥٣ هـ - ١٥٣٦ء) نے الثغر البسام فی ذکر من تولی قضاۃ الشام (قضاۃ دمشق) کے نام سے ایک کتاب لکھی (١٦٢)۔ اندلس کے قضاۃ سے متعلق ابوالحسن علی بن عبدالله بن الحسن النباہی المالقی (م ٩٣٢ هـ - ١٣٩١ء) نے تاریخ قضاۃ اندلس لکھی (١٦٣)۔

## طبقات القراء

طبقات القراء پر پہلی کتاب خلیفہ بن خیاط المعروف بشباب (م ۲۳۰ هـ - ۸۵۳ء) نے لکھی (۱۶۳) - اس کے بعد ابوالحسین احمد بن جعفر بن محمد ابن المنادی (م ۳۳۶ هـ - ۹۴۲ء) نے انواع القراء کے نام سے کتاب لکھی (۱۶۵) - ابن المنادی تفسیر و قراءات کا عالم تھا - کہا جاتا ہے کہ اس نے علوم القرآن پر چار سو کتابیں لکھیں (۱۶۶) - ابن الندیم لکھتا ہے کہ اسکی ایک سو بیس سے زائد کتابیں تھیں (۱۶۷) پھر ابو عمرو عثمان بن سعید ابن الصیر فی الدانی (م ۳۳۳ هـ - ۱۰۵۳ء) نے طبقات القراء تالیف کی - الدانی اندلس کے شہر دانیہ کا رہنگر والا تھا - تفسیر و قراءات کا عالم تھا اور ایک سو سے زائد کتابوں کا مصنف تھا (۱۶۸) - اس کے بعد احمد بن الفضل بن محمد الباطرقانی (۱۶۹) الاصبهانی (م ۳۶۰ هـ - ۱۰۷۶ء) نے طبقات القراء لکھی (۱۷۰) پھر ابومعشر القطان عبدالکریم بن عبدالصمد الطبری (م ۳۸۸ هـ - ۱۰۸۵ء) نے طبقات القراء لکھی القطان قراءات کا عالم اور رجال قراءات کا مورخ تھا (۱۷۱) - اس کے بعد مشہور مؤرخ شمس الدین ابوعبدالله محمد بن احمد الذہبی (م ۴۰۸ هـ - ۱۳۳۸ء) نے اپنی تاریخ کبیر سے اخذ کر کے طبقات القراء لکھی جس میں قراء کو سترہ طبقات پر تقسیم کیا (۱۷۲) - اس کتاب کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ اس پر متعدد ذیول لکھئے گئے پہلے تاج الدین احمد بن عبدالقدیر ابن مكتوم القيسي (م ۴۳۹ هـ - ۱۳۳۸ء) نے اس پر ذیل لکھا (۱۷۳) پھر ابوالمحاسن محمد بن علی الحسینی (م ۶۵۶ هـ - ۱۳۶۳ء) نے اس پر ذیل لکھا (۱۷۴) - اس کے بعد عفیف الدین عبدالله بن محمد بن احمد المطرا (م ۶۵۷ هـ - ۱۳۶۳ء) نے ذیل طبقات

القراء کے نام سے کتاب لکھی (۱۸۵) اور آخر میں شمس الدین محمد بن محمد ابن الجزری (م ۸۳۳ھ۔ ۱۳۲۹ء) نے ذہنی کی کتاب کو لی کر اس میں بہت سے اضافات کیے۔ تراجم میں بہت کچھ بڑھایا اور مستقل تراجم کا اضافہ کیا (۱۸۶) اور نہایہ الدرایات فی اسماء رجال القراءات لکھی پھر غایہ النہایۃ فی طبقات القراء کے نام سے اس کی تلخیص کی۔ یہ کتاب حروف معجم کی ترتیب پر مرتب کی گئی (۱۸۷) العز بن فہد عبدالعزیز بن عمر (م ۹۲۱ھ۔ ۱۵۱ء) نے ذہنی کی کتاب کو حروف معجم کے مطابق مرتب کیا (۱۸۸)۔ ان کے علاوہ السراج عمر بن علی ابن الملقن (م ۸۰۳ھ۔ ۱۳۰۱ء) نے بھی کتاب کو حروف معجم کے مطابق مرتب کیا (۱۸۹)۔

**طبقات المفسرین** -

حیرت کی بات ہے کہ قرون وسطی میں جس قدر زیادہ تفسیر قرآن پر کتابیں تالیف کی گئیں اسی قدر طبقات مفسرین کے موضوع کو کم توجہ دی گئی حتی کہ اسلامی عہد کی پہلی نو صدیوں میں اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں ملتی تا آنکہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی (م ۹۱۱ھ۔ ۱۵۰۵ء) جس نے طبقات المفسرین کے نام سے حروف معجم کی ترتیب سے ایک کتاب لکھی (۱۹۰)، لکھتا ہے کہ اس موضوع پر آج تک کسی نے توجہ نہیں دی جب کہ محدثین، فقهاء اور نحاة کے طبقات پر بہت کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ چنانچہ میں نے اس نئے موضوع پر کتاب مرتب کرنے کا فیصلہ کیا (۱۹۱)۔ اس کے بعد محمد بن علی ابن احمد الداؤدی المالکی (م ۹۳۵ھ۔ ۱۵۲۸ء) نے ابن السبکی اور ابن قاضی شعبہ کی طبقات اور طبقات الحنابلہ وغیرہ کے مطالعہ کی اساس پر حروف

تهجی کی ترتیب سر ۹۲۱ هـ - ۱۵۳۳ء میں طبقات المفسرین مدون کی (۱۸۲) - اس کے بعد ابو سعید صنعت اللہ الکوڑہ کتابی (م ۹۸۰ هـ - ۱۵۴۲ء) نے طبقات المفسرین لکھی (۱۸۳) -

### طبقات النحاة واللغويین

طبقات النحاة پر سب سے پہلی کتاب طبقات النحاة البصریین کے نام سے ابوالعباس محمد بن یزید المبرد (م ۲۸۵ هـ ۸۹۸ء) نے لکھی جو صرف مدرسة بصرہ کے علماء نحو کے احوال پر تھی (۱۸۴) - پھر ابو جعفر النحاس احمد بن محمد بن اسماعیل المصری (م ۳۳۸ هـ ۹۵۰ء) نے طبقات النحاة پر کتاب لکھی (۱۸۵) - اس کے بعد عبدالله بن جعفر ابن درستویہ التحوی (م ۳۲۷ هـ - ۹۵۸ء) نے اخبار التحویین مدون کی (۱۸۶) اور ابوالطیب عبدالواحد بن علی اللغوی الحلبی (م ۳۵۱ هـ - ۹۶۲ء) نے مراتب التحویین تالیف کی (۱۸۷) - بصرہ کے علماء نحو پر دوسری کتاب حسن بن عبدالله السیرافی (۳۶۸ هـ - ۹۲۹ء) نے اخبار التحویین البصریین کے نام سے لکھی (۱۸۸) - اس کے بعد ابوبکر محمد بن حسن الزبیدی (م ۳۲۹ هـ - ۹۸۹ء) نے طبقات التحویین واللغویین لکھی جس میں اس نے ابوالاسود الدؤلی (م ۶۹ هـ - ۶۸۹ء) سے لے کر اپنے عہد تک کے علماء نحو و لغت کے حالات جمع کر دیئے (۱۸۹) ابو عبید اللہ محمد بن عمرون بن موسی المرزاوی (م ۳۸۳ هـ - ۹۹۳ء) نے المقتبس فی اخبار النحاة کے نام سے ایک کتاب لکھی (۱۹۰) - پھر ابو عبدالله محمد بن الحسین بن الیمنی (م ۴۰۰ هـ - ۱۰۱۰ء) نے اخبار التحویین لکھی (۱۹۱) - ابوالمحاسن المفضل بن محمد بن مسیر المغربی التحوی (م ۴۳۲ هـ - ۱۰۳۰ء) نے اخبار النحاة من البصریین والکوفیین کے نام سے کتاب لکھی جو سیوطی کی

نظر سے گزری تھی (۱۹۲)۔ جمال الدین علی بن یوسف ابن القسطی (م ۶۳۶ھ۔ ۱۲۳۸ء) نے انباء الرواۃ فی انباء النحاة لکھی جو حروف مجمیع کی ترتیب پر لکھی گئی (۱۹۳)۔ تاج الدین عبدالباقي بن عبدالمجید المکی (م ۷۳۳ھ۔ ۱۳۳۳ء) نے اخبار النحاة لکھی (۱۹۴)۔ خلیل بن ایک الصدی (م ۷۶۳ھ۔ ۱۳۶۳ء) نے طبقات النحاة پر ایک کتاب لکھی (۱۹۵)۔ تاج الدین ابو محمد احمد بن عبدالقادر ابن مکتوم (م ۷۳۹ھ۔ ۱۳۲۹ء) نے الجمع المثنی فی اخبار اللغوین والنحاة کے نام سے دس جلدیں میں کتاب مدون کی تھی لیکن کتاب کی نشر و اشاعت نہیں ہو سکی چنانچہ اس کے اجزاء بکھر گئے (۱۹۶) سخاوی کہتا ہے کہ میں نے مصنف کے ہاتھ کے لکھیں ہوئے چند اجزاء دیکھئے تھے (۱۹۷) المجد اللغوی محمد بن یعقوب صاحب القاموس (م ۸۱۸ھ۔ ۱۲۱۵ء) نے البلغة فی تاریخ ائمۃ اللسان لکھی (۱۹۸)۔ تھی الدین ابن قاضی شعبہ (م ۸۵۱ھ۔ ۱۳۲۸ء) نے طبقات النحاة واللغوین تالیف کی (۱۹۹)۔ جس کے مطبوعہ نسخہ میں دو سو پچیس علماء نحو و لفت کے تراجم ہیں اور یہ سب ایسے افراد ہیں جن کے نام محمد ہیں۔ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی (م ۹۱۱ھ۔ ۱۵۰۵ء) نے متقدمین کی تالیفات کی تمام معلومات سات جلدیں میں جمع کیں پھر اس کی ایک جلد میں تلخیص کی پھر اس تلخیص کو مختصر کیا اور اس کا نام بغية الوعاء فی طبقات اللغوین والنحاة رکھا (۲۰۰)۔

### طبقات الشعراء والادباء

صنف طبقات میں طبقات الشعراء ایسا موضوع ہے جس پر سب سے زیادہ اور متنوع کتابیں لکھی گئیں۔ عربیوں کی شعروشاعری سے

شغف کی تاریخ طویل بھی ہے اور بھرپور بھی جس کا فطری نتیجہ تھا کہ جب انہوں طبقاتی صنف ادب کی طرف توجہ مبذول کی تو طبقات الشعراء پر تالیفات کی انجام لگا دیئے - حاجی خلیفہ نے ان بی شمار کتابوں کی علاوہ جو کشف الظنون کی مختلف صفحات پر اپنے ناموں کی ترتیب سے مذکور ہیں صرف طبقات الشعراء کی زیر عنوان سیستانیس کتابوں کی نام اکتوائر ہیں (۲۰۱) اُن تمام کتابوں کی نام جو شعراء کی تراجم پر لکھی گئی ہیں یہاں درج کرنا طویل لاطائل کر سو لکھنے نہیں اس لئے اس عنوان کی تھت انتہائی اہم اور مشہور کتابوں کی تذکرے پر اکتفا کیا جائے گا۔

الفہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً طبقات الشعراء پر پہلی کتاب اسماعیل بن ابی محمد البیزیدی (م ۷۰۰ھ - ۸۵۱ھ) کی کتاب طبقات الشعراء (ج ۱: ۱) اس کی بعد محدث بن سلام الجمھری (م ۷۳۴ھ - ۸۳۵ھ) نے طبقات الشعراء لکھی (ج ۲) ابوجو حسان الحسن بن عثمان الزیادی (م ۷۳۷ھ - ۸۵۵ھ) جو الہیثم بن خدی (م ۷۳۷ھ - ۸۲۲ھ) کا شاگرد تھا، کی طبقات الشعراء کا ابن التدیم (ج ۳) کیا ہے (۲۰۳) لیکن انسانیکلو پیڈیا آف اسلام کی مقالہ نگار کی رائی میں یہ غالباً الجمھری کی مقدم الذکر کتاب اکا ایک راوی ہے (۲۰۵) اس کی بعد دعیل بن علی المخزاںی (م ۷۳۷ھ - ۸۰۰ھ) نے طبقات الشعراء لکھی (۲۰۶) اور محمد بن حبیب (م ۷۳۷ھ - ۸۷۶ھ) نے کتاب اخبار الشعراء و طبقاته میں تالیف کی (۲۰۷) اس کی بعد معرف اکتاب ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قبیله المیتوبی (م ۷۷۲ھ - ۸۸۹ھ) کی طبقات الشعراء یا الشفر و الشعراء ہے (۲۰۸) ابو عبد اللہ هارون بن علی بن یحیی ابن المنجم (م ۷۸۷ھ - ۸۵۹ھ) نے المراقب غنی الخبر

الشعراء المولدين تالیف کی جس میں ایک سو اکٹھہ شعراء کر تراجم اور منتخب اشعار جمع کیے (۲۰۹)۔ ابن خلکان لکھتا ہے کہ ابن المنجم کا انتخاب اشعار اتنا عنده ہے کہ ان تمام شعراء کر دواوین سے مستغلى کر دیتا ہے کیون کہ اس نے ہر شاعر کے تمام اچھے اشعار جمع کر دیئے ہیں (۲۱۰)۔ عبدالله بن المعتز (م ۲۹۶ھ - ۹۰۸) نے جدید شعراء پر طبقات الشعراء المحدثین لکھی (۲۱۱) اور اس کے دوست محمد بن داؤد بن الجراح (قتل ۲۹۶ھ - ۹۰۸) نے اسی موضوع پر اخبار الشعراء مرتب کی (۲۱۲)۔ اس کے بعد ابویکو محمد بن خلف بن المرزبان المحولى (م ۳۰۹ھ - ۹۲۱) نے طبقات الشعراء لکھی (۲۱۳)۔ ابن المنجم کی مذکورة الصدر البارع کے اسلوب کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی اور ابومنصور عبدالملک بن محمد التعلبی (م ۳۲۹ھ - ۱۰۳۸) نے اسی نہج پر یتیمة الدهر فی محاسن اهل العصر مدون کی جس میں شاعروں کی بہت بڑی تعداد کا ذکر کیا (۲۱۴)۔ اس کا فیل ابوالحسن علی بن الحسن بن علی البخارزی (م ۳۷۲ھ - ۱۰۷۳) نے دمۃ القصر و عصرہ اهل العصر کے نام سے لکھا (۲۱۵)۔

پھر ابوالحسن بن زید البیهقی (م ۵۶۵ھ - ۱۱۷۰) نے وشاح الدمية کے نام سے اس کا ذیل لکھا (۲۱۶)۔ المبارک بن ابی بکر بن حمدان بن الشعار الموصلى (م ۶۵۳ھ - ۱۲۵۶) نے عقود الجمان فی شعراء الزمان (۲۱۷) اور ابوالمعالی سعد بن علی الحظیری الکتبی (م ۵۶۸ھ - ۱۱۷۲) نے زينة الدهر فی ذکر شعراء العصر (۲۱۸) اور العمام محمد بن حامد الاصبهانی الکاتب (م ۵۹۸ھ - ۱۲۰۱) نے خربدة القصر فی جرینۃ شعراء العصر لکھیں (۲۱۹)۔

اندلس میں شعرا کے حالات کے لیے عثمان بن ریبعہ الاندلسی (م ٣١٠ھ - ٩٢٢ء) نے طبقات الشعرا بالاندلس لکھی (۲۲۰) اور حکیم امیہ بن عبدالعزیز ابن ابی الصلت (م ٥٢٩ھ - ١١٣٥ء) نے حدیقة الادب مرتب کی (۲۲۱)۔ الفتح بن محمد بن عبیداللہ بن خاقان (م ٥٢٨ھ - ١١٣٣ء) نے شعرا مغرب کے تراجم پر قلائد العقیان کے نام سے کتاب لکھی (۲۲۲) اور علی ابن بسام الاندلسی (م ٥٣٢ھ - ١١٣٧ء) نے الذخیرۃ فی محسن اهل الجزیرۃ کے نام سے ایک ضخیم کتاب مدون کی جس میں ابن بسام کے معاصرین اور کچھ عرصہ پہلے گزرے ہوئے ایک سو چون اعیان ادب کے تراجم ہیں (۲۲۳)۔

اگرچہ شعرا اور لغویین کے طبقات ادباء کے ذکر پر بھی مشتمل ہیں لیکن ادباء کے تراجم الک سے بھی لکھے گئے مثلاً یاقوت الحموی (م ٦٢٦ھ - ١٢٢٩ء) نے ارشاد الاریب الی معرفة الادیب کے نام سے ایک ضخیم معجمی دائرة المعارف تیار کیا (۲۲۴) اور ابو عمر عز بن جماعة (م ٦٢٧ھ - ١٣٦٦ء) نے نزہۃ الالباء فی معرفة الادباء مدون کی (۲۲۵)۔ اندلس کے وزیر سیف و قلم لسان الدین ابن الخطیب محمد بن عبدالله (م ٦٢٨ھ - ١٢٣٣ء) نے آنہوں صدی ہجری کے ادباء سے متعلق الناج المعلی (۲۲۶) اور مغرب کے ادبیوں کے بارے میں الاکلیل الزاهر فيما فضل عند نظم الناج من الجواهر (۲۲۷) اور غرناطہ کے ادباء و فضلاء کے تراجم پر الاحاطۃ فی اخبار غرناطہ لکھیں (۲۲۸)۔

### طبقات الصوفیۃ والزہاد

طبقات صوفیاء پر غالباً پہلی کتاب محمد بن علی بن ہالحسن بن بشر الحکیم الترمذی (م ٣٢٠ھ - ٩٣٢ء) نے لکھی جسے تصوف کی ایک کتاب ختم الولاية و عمل الشريعة کی تالیف پر ترمذ سے جلا وطن

کر دیا کیا تھا (٢٢٩) - اس کر بعد المغرب کر ایک تذکرہ نگار ابوالعرب محمد بن احمد بن نعیم التیمی المغربی الافرقی (م ٣٣٣ھ - تھ ٩٣٥ء) نے طبقات عباد افریقیہ لکھی (٢٣٠ھ) - العشینی اس کر بارے میں لکھتا ہے :

تغلب علیہ الروایة والجمع ، ولم احسن عنده علمًا ولا فضیلاً (٢٢١)

(طبقات الساکن کے نام سے دو کتابیں لکھی گئیں پہلی کتاب ابن الاعرابی احمد بن محمد بن زیاد (م ٣٣٠ھ - ٩٥١ھ) تر اور دوسرا ابومنصور معمر بن احمد بن زیاد العارف (م ٣١٨ھ - ١٠٢٤ء) نے لکھی (٢٣٣) - ابوعبدالرحمن محمد بن الحسین السلمی (م ٣١٢ھ - ١٠٢١ء) نے طبقات الصوفیۃ لکھی - یہ کتاب پانچ طبقات پر مشتمل ہے اور ہر طبقہ میں بیس شیوخ کا ذکر ہے (٢٣٣) - ذہبی اس کر متعلق لکھتا ہے :

#### کان بعض الاحادیث للصوفیۃ (٢٣٥)

ابوسعید محمد بن علی بن عمرو النقاش (م ٣١٣ھ - ١٠٢٣ء) نے طبقات الصوفیۃ لکھی جو ذہبی کی نظر سے گزری تھی - ابوالحسن علی بن عبدالله جهمضم (م ٣١٣ھ - ١٠٢٣ء) نے بہجة الاسرار و لوامع الانوار فی حکایات الصالحین العلماء الاخیار والصوفیۃ الحكماء الاجرار لکھی (٢٣٦) - اس کر بعد طبقات الصوفیۃ کی اہم ترین کتاب ابونعیم احمد بن عبدالله بن احمد الاصبهانی (م ٣٣٠ھ - ١٠٣٨ء) نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء مدون کی (٢٣٧) جو چار ہزار صفحات پر پہلی ہوتی ، آئندہ سو زہاد کے تراجم پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے (٢٣٨) - عبدالرحمن بن علی بن محمد ابن الجوزی (م ٥٩٤ھ - ١٢٠١ء) نے مصنفۃ الصفوۃ کے نام سے حلیۃ الاولیاء کی تلخیص و تتفییع

کی (۲۳۹)۔ مقدمہ میں حلبة الاولیاء کی نو خامیاں کنوا کر اپنی کتاب میں ان کی تصحیح کا دعوی کیا (۲۴۰)۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد المالکی (م بعد ۲۵۳ھ۔ ۱۰۶۱ء) نے افریقیہ کے رہنے والے عابدین پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ریاض النفوس فی طبقات علماء القیروان و افریقیہ و مالیہا من بلدانها و مراسمها و حضورها و سواحلها و عبادهم و نساکہم و فضائلہم و تاریخہم رکھا (۲۴۱)۔ مجدد الدین المبارک بن محمد ابن الاشیر الجزری (م ۶۰۶ھ۔ ۱۲۱۰ء) نے المختار فی مناقب الاخیار لکھی (۲۴۲) اور الناصح ابومحمد عبدالرحمن بن نجم بن عبد الوہاب الحنبلي (م ۶۲۲ھ۔ ۱۲۳۶ء) نے الاستیسعاد یعنی لقیت من صالحی العیاد فی البلاد لکھی (۲۴۳)۔ قاسم بن محمد بن احمد الانصاری القرطبی ابن الطیلسان (م ۶۳۲ھ۔ ۱۲۳۳ء) نے اخبار صلحاء الاندلس تالیف کی (۲۴۴)۔ ابن الملقن عمر بن علی الشافعی (م ۸۰۲ھ۔ ۱۳۰۱ء) نے طبقات الاولیاء لکھی (۲۴۵) اور احمد بن احمد الشرجی البینی (م ۸۹۳ھ۔ ۱۳۸۸ء) نے طبقات الخواص من اهل الصدق والاخلاص کی نام سے سیر اولیاء یعنی بر کتاب لکھی (۲۴۶)۔

**طبقات الاطباء والحكماء**

کتب طبقات کی قہرست پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طبقات اطباء و حکماء کے موضوع کو اتنی اہمیت نہیں دی، گئی جتنی دیگر اصناف طبقات کو دی گئی ہے۔ اس موضوع پر جو محدود چند کتابیں مدون کی گئیں ان میں بھی طبقات کے علمی مفہوم کو بدھتے کم پیش نظر رکھا گیا بلکہ انہیں تاریخ اطباء و حکماء کا نام دینا زیادہ صحیح ہے۔

فلسفہ اور اطباء کے حالات پر سب سے پہلی کتاب فرفوریوس الصوری نے کتاب اخبار الفلاسفہ کے نام سے لکھی (۲۲۸) - ابن العبری کے مطابق اس کا زمانہ نیوگ ۵۹۶ - ۶۱۳ اسکندری ہے (۲۲۸) - اس کے بعد اسکندریہ کے بھی التھوی (م ۱۹ھ - ۶۳۰) نے تاریخ الاطباء والحكماء کے نام سے ایک کتاب لکھی - اسحاق بن حنین (م ۲۹۸ھ - ۹۱ء) نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا (۲۲۹) - حنین بن اسحاق (م ۲۶۳ھ - ۳۴۸ھ) نے نوادر الاطباء کے نام سے بعض اطباء کے نادر طبی تجربات اور اقوال جمع کیے ہیں جس سے غلطی سے بعض باحثین نے تاریخ الحکماء والاطباء سمجھ لیا ہے (۲۵۰) - یوسف بن ابراہیم ابن الدایہ (م ۲۶۵ھ - ۷۸۸ء) نے اخبار الاطباء کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی (۲۵۱) - اس کے بعد فتنیون الترجمان (م ۲۳۲ھ - ۸۳۶ھ) میں زندہ تھا ) نے اطباء و حکماء کے حالات پر کوئی کتاب تالیف کی لیکن اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا (۲۵۲) - ابن الندیم (م ۳۸۰ھ - ۹۹۰ء) کی الفهرست اگرچہ تراجم یا طبقات کی کتاب نہیں ہے تاہم اس کا ایک طویل باب فلسفہ ، مناطقہ ، مہندسین ، اہل حساب ، منجمین ، موسیقیین اور اطباء کے حالات و کوائف اور ان کی تالیفات پر ہے - ابن الندیم کے اندلسی ہم عصر ابو داؤد سلیمان بن حسان ابن جبل (م بعد ۳۸۳ھ - ۹۹۳ء) نے طبیانۃ الاطباء والحكماء کے نام سے ایک وقیع کتاب مدون کی جو اسلامی مغرب میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب تھی اور تمام عالم اسلام میں اسحاق بن حنین کی تاریخ الاطباء کے بعد اطباء و حکماء کے سوانحی حالات پر قدیم ترین عربی مأخذ ہے (۲۵۳) -

ابوسلیمان محمد بن طاهر بن بهرام السجستانی المنطقی (۲۰۰ هـ - ۹۸۰ هـ) نے صوان الحکمة کے نام سے اطباء و حکماء کے حالات قلمبند کیے (۲۵۳) جس کا ابوالحسن علی بن ابی القاسم زید بن محمد البیہقی (م ۵۶۵ هـ - ۱۱۰۰ هـ) نے تتمہ لکھا (۲۵۵)۔ عبیداللہ بن جبرنیل (م بعد ۳۵۰ هـ - ۱۰۵۸ هـ) نے کتاب مناقب الاطباء کے نام سے ایک کتاب لکھی جو ابی اصیعہ اور ابن القسطنی کا اہم ترین مأخذ ہے (۲۵۶)۔ قاضی صاعد بن احمد الاندلسی (م ۳۶۲ هـ - ۱۰۰ هـ) نے طبقات الامم کے نام سے فلاسفہ، اطباء و حکماء کے حالات و سوانح پر ایک مختصر لیکن نہایت وقیع کتاب مدون کی (۲۵۷)۔ ابوالوفا المبشر بن فاتک (م ۵۰۰ هـ - ۱۱۰۶ هـ) نے مختار الحکم و محاسن الكلم کے نام سے ایک کتاب مرتب کی جس میں اطباء و حکماء کے بروحدت مقولوں کے علاوہ ان کے حالات زندگی بھی بیان کیے گئے تھے (۲۵۸)۔ اس کے بعد جمال الدین ابوالحسن علی بن یوسف بن ابراهیم الشیبانی القسطنی (م ۲۳۶ - ۱۲۳۸ هـ) نے اخبار العلماء باخبر الحکماء کے نام سے معجمی انداز میں ایک مستند کتاب مرتب کی جس کی ایک تلخیص محفوظ رہ سکی ہے (۲۵۹)۔ اس میں چار سو گیارہ فلسفیوں، طبیبوں، ریاضی دانوں اور ماہرین فلکیات وغیرہ کے سوانح حیات ملنے ہیں۔ احمد بن القاسم ابی اصیعہ (م ۶۶۸ هـ - ۱۲۴۰ هـ) نے عیون الانباء فی طبقات الاطباء کے نام سے ایک مفصل اور تحقیقی کتاب مدون کی جس میں اس نے تمام معلوم مصادر و مأخذ سے بھرپور استفادہ کیا (۲۶۰)۔ ابین ابی اصیعہ نے چہ سو اکیاسی افراد کا تذکرہ کیا ہے جن میں سے چار سو چودہ ایسے اطباء و حکماء ہیں جن کو طراز عنوان بنا کر ان کے تراجم لکھے گئے ہیں۔

احمد عیسیٰ بک نے مجم الاطباء کر نام سے عيون الانباء کا تکملہ  
لکھا ہے (۲۱۱)۔ ابن ابی اصیعہ کو خورد سال ہم عصر شمس الدین  
محمد بن محمود الشہر زوری (م بعد ۷۸۷ھ - ۱۲۸۸ء) نے نزہۃ  
الارواح دریوضۃ الافراح فی تاریخ الحکماء کو نام سر دو جلدیں میں  
ایک کتاب مدون کی (۱۲۵) جس میں ایک سورتیہ اطباء و حکماء کو  
حالات قلم بند کیجئا ہے (۱۲۶)۔

منکورہ بالاطبقات کو علاوہ خلفاء، سلاطین اور وزراء وغیرہ پر  
مستقلًّا بکثرت کتابیں تالیف کی گئیں (۱۲۷)۔ لیکن انہیں طبقاتی ادب  
میں شامل کرنے تعسف سے خالی نہیں بنتے بعض دیگر طبقات پر اکال  
دکا تالیفات موجود ہیں مثلاً ابرا القاسم عبداللہ بن احمد محمود الكعبی  
اللخی (م ۳۱۹ھ - ۹۳۱ء) اور قاضی عبدالجبار بن احمد بن  
عبدالجبار البهداوی (م ۳۱۵ھ - ۱۰۲۵ء) نے طبقات المعتزلة لکھیں  
(۱۲۸)۔ ابو حییلہ عمران بن المنی (م ۲۱۰ھ - ۸۲۵ء) نے طبقات  
الفرسان مرتب کی (۱۲۹)۔ ابو بکر محمد بن نورک (م ۳۶ھ -  
۱۰۱۵ء) نے طبقات المتكلمين اور ابو عبد اللہ محمد بن عمران بن  
موسى البغدادی (م ۴۲۲ھ - ۹۸۳ء) نے اخبار المتكلمين مدون کیں  
(۱۳۰)۔ احمد بن سلیمان ابن حمال باشا (م ۹۳۰ھ - ۱۵۳۳ء) نے  
طبقات المحتہدین فی مذهب الحنفیہ لکھی (۱۳۱) اور حسن بن  
حسین بن بخلان نے طبقات المعتبرین کو نام سے سات ہزار پانچ سو  
مشاهیر معبرین کو تراجم لکھی جنہیں پندرہ طبقات پر تقسیم کیا  
(۱۳۲)۔

طبقات ادب میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب محمد بن ابراهیم  
العنالوی (م ۳۰۰ھ - ۱۰۰۰ء) اکی الطبقات الوسطیہ جس میں ان

لوگوں کے تراجم ہیں جو مؤلف کی زندگی کے بعد پیدا ہوئے۔ مؤلف نے کشف کی بنیاد پر ان کے تراجم لکھئے (۱۲۰۰ء)۔

### ترجم عامة

ترجم وطبقات کے موضوع پر پہلے بہل تراجم خاصہ کی کایاں مدون کی گئیں جن میں کسی ایک فرع علم سے تعلق رکھنے والے اعیان کے تراجم یہ کجا کہیے گئے لیکن تراجم عامہ کا موضوع بھی زیادہ دیر تک مورخین اور تذکرہ نگاروں کی نگاہوں سے اوچھل شہیں رہا۔ اگرچہ مشرق میں اس سلسلہ میں پہلی نمائندہ کوشش بہت دیر سے ہوئی جس کا سپرا ابن خلکان (م ۶۸۱ھ - ۱۲۸۳ء) کے سر بندھا ہے لیکن اسلامی مغرب میں چوتھی صدی ہجری سے ہی اس طرح کی کتابیں منصہ شہود پر آئی شروع ہو گئی تھیں۔ اندلس کے رازی خاتوادہ مورخین کی کوشش بنیادی اہمیت کی حامل ہے (۱۲۰۱ء)۔ اندلس کے جن مصنفوں نے اس صنف کو اپنی بهترین صلاحیتوں کا هدف بنایا ان میں ابوالولید عبدالله بن محمد بن یوسف بن نصر الازدي ابن الفرضي (م ۴۰۳ھ - ۱۰۱۲ء) کا نام سرفہرست ہے۔ ابن الفرضی قرطبه کا رہنے والا تھا۔ فقیہ، محدث اور خطیب تھا۔ اس نے کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا تھا۔ وہ شاعر بھی تھا اور اس کے اشعار کا خصوصی موضوع زہد و فناعت اور دینی رجحانات تھے۔ اس نے اخبار شعراہ الاندلس کر نام سے اندلس کے شعراہ کے حالات پر ایک کتاب مرتب کی تھی (۱۲۰۲ء) لیکن اس کی شهرت کی اصل وجہ اس کی معجم اعلام ہے جو تاریخ العلماء والرواۃ للعلم بالاندلس کے نام سے مشہور ہے۔

معاجم رجال عامة میں یہ قدیم ترین کتاب ہے جو ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کتاب کی تدوین میں مصنف نے انتہائی دقت و صحت کا التزام کیا ہے۔ وہ خود لکھتا ہے کہ میں نے کئی کتب تاریخ کی مراجعت کی اور مختلف لوگوں کے مصدقہ حالات حاصل کرنے کے بعد جب مجھم یقین ہو گیا تو میں نے اپنی تحقیقی معلومات اس کتاب میں درج کی ہیں (۲۴۵)۔ کئی مقامات پر اس نے صراحت کی ہے کہ اسر قابل اطمینان معلومات حاصل نہیں ہو سکیں (۲۴۶)۔

ابن الفرضی کے ایک شاگرد ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن مهلب (م ۳۵۰ هـ ۱۰۵۸ء) نے ابن الفرضی کی تاریخ کا ذیل تحریر کیا جس کا نام تعلیق علی تاریخ ابن الفرضی واستلحاق رکھا (۲۴۷)۔

ابن الفرضی کے بعد ابومحمد عبدالله بن ابراهیم الحجواری (م ۳۵۹ هـ ۱۱۵۵ء) نے تراجم عامہ پر تالیفات کے کام کو آگئے بڑھایا (۲۴۸)۔ اس نے چھ جلدیں میں ایک کتاب المسہب فی غرائب المغرب لکھی جس میں اہل مغرب و اندلس کے فضائل اور فتح اسلامی (۹۱ هـ - ۱۰۰ء) سے لے کر ۵۲۹ هـ - ۱۱۳۵ء تک کے علماء و فضلاء کے تراجم بمع نمونہ کلام اور تاریخی و جغرافیائی معلومات مرتب کیے۔ بنو سعید نے اسی کتاب کو آخری شکل دے کر المغرب فی حلی المغرب کا نام دیا اور المقری نے فتح الطیب کی تالیف میں اس سے بہرپور استفادہ کیا (۲۴۹)۔

ابن الفرضی کی کتاب کا تکملہ ابن بشکوال نے لکھا۔ ابن بشکوال ابوالقاسم خلف بن عبد الملک بن مسعود (م ۵۸ هـ - ۱۱۸۲ء) نے مختلف علوم میں تقریباً پچاس کتابیں تصنیف کیں جن میں اہم ترین کتاب الصلة ہے جو تاریخ علماء الاندلس کا تکملہ ہے۔

ابن بشکوال نے اس میں اندلس کے انہم محدثین، فقهاء اور ادباء کے حالات قلم بند کیے (۲۸۰)۔ ابن ابیار اس کے بارے میں لکھتا ہے :

«معاجم تراجم میں وہ ذرۂ کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ اس فن میں کوئی اس کا شریک و سہیم نہ تھا۔ سب اس کی سبقت اور برتری کو تسلیم کرتے تھے اور اس سے استفادہ کرتے تھے حتیٰ کہ ابن بشکوال کے استاذ ابوالعباس العريف الزاهد نے بھی اس سے استفادہ کیا۔ اس کی کتاب انتہائی مفید اور بلند قیمت ہے جس کے استعمال کے بغیر اہل علم کو کوئی چارہ کار نہیں» (۲۸۱)

ابن بشکوال کی کتاب الصلة سے جو افراد رہ گئے تھے ان کے تذکرہ کے لیے کسی دیگر مؤلفین نے ابن بشکوال کے انداز پر کتاب الصلة کے تکملے لکھئے۔ ان میں سے ابوبکر محمد بن عبدالله التجیبی (م ۵۵۸ھ۔ ۱۱۶۲ء) نے مجموع فی رجال الاندلس اور ابن الزبیر نے صلة الصلة لکھئیں (۲۸۲) اور ابوالقاسم بن حبیش عبدالرحمن بن محمد بن عبدالله الانصاری (م ۵۸۳ھ۔ ۱۱۸۸ء) نے جو الضبی کا استاذ تھا تتمہ لکھا (۲۸۳)۔

ابوعبدالله محمد بن فتوح الاژدی الحمیدی (م ۳۸۷ھ۔ ۱۰۹۵ء) نے جذوة المقتبس کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی (۲۸۴) جس میں ۱۰۵۸ھ۔ ۱۱۳۹ء تک کے افراد کے تراجم لکھے لیکن اس میں بہت اغلاط تھیں۔ ابوجعفر احمد بن یحییٰ بن احمد الضبی (م ۵۹۹ھ۔ ۱۲۰۲ء) نے جذوة المقتبس کا تکملہ بغية الملتمس فی تاریخ رجال الاندلس کے نام سے لکھا (۲۸۵) جس میں الحمیدی کی اغلاط کی تصحیح کی اور ۵۹۱ھ۔ ۱۱۹۵ء تک وفات پانے والے افراد کے تراجم

لکھی اور ایجاز و اختصار کو ملحوظ رکھا۔ ان افراد کا بھی ذکر کیا جو مشرق سے آکر اندلس میں آباد ہوئے۔ الضیی کی معلومات کی مقامات پر ابن بشکوال سے مطابقت رکھتی ہیں جس سے اندازہ ہے کہ اس کے مصادر تاریخی بھی قابل اعتماد ہیں۔

اندلس کا سب سے بڑا معجمی تذکرہ نگار ابوعبدالله محمد بن عبد الله بن ابی بکر القضا عی ابن ابیار (م ٦٣٥ھ - ١٢٣٨ء) ہے۔ ابن ابیار نے ابن بشکوال کی کتاب الصلة کا ذیل کتاب التکملة لكتاب الصلة کے نام سر لکھا (۲۸۶)۔ ابن ابیار اپنی کتاب کے بارے میں خود لکھتا ہے:

«ابن بشکوال کی کتاب میں بہت کم اغلاط نہیں جن پر میں نے اپنی کتاب میں متنبہ کر دیا ہے۔ اور جو چیز اس سے رو گئی یا بھول گیا میں نے اس کا اندرج کر دیا ہے اور جو باتیں میرے نزدیک راجح تھیں ان کو بیان کر دیا ہے لیکن میں نے تمام اصحاب تراجم کا جو ابن بشکوال نے ذکر کیے ہیں استقصاء نہیں کیا جیسا کہ اس نے ابن الفرضی کے ذکر کردہ تمام افراد کا تذکرہ نہیں کیا (۲۸۶)۔ جدید ناقدين کی رائے میں ابن ابیار کی تالیفات

حسن و خوبی کا مرقع ہیں۔ ڈوزی لکھتا ہے:

«ابن ابیار راست گو مؤرخ ہے اس کے پاس انتہائی اہم دستاویزیات نہیں جن سے اس نے اپنی تالیفات کی تدوین میں مدد لی۔ مزید برآں وہ صحیح اور قوی ناقدانہ ملکہ کا حامل اور قدیم عرب اہل قلم کے سے احساسات اور اسلوب نگارش کا مالک تھا جو اس کے معاصر مصنفین

میں نادرالوجود ہے ۔ (۲۸۸)

ابن ابیار کی دوسری اہم تالیف الحلة السیراء ہے جو امراء ، خلفاء ، وزراء اور اعیان حکومت کے تراجم کا مجموعہ ہے جس میں ان کے نمونہ ہائی کلام بھی ہیں ۔ ڈوزی اس کے بارے میں لکھتا ہے :

«میں بالصراحة بلا مبالغہ یہ کہتا ہوں کہ یہ عظیم القدر کتاب ہے جو مختلف موضوعات اور یہ شمار معلومات پر مشتمل ہے اور مغرب و اندلس کی تاریخ کی حیرت انگیز تصویر کشی کرتی ہے اور بہت سی ایسی معلومات بہم پہنچاتی ہے جو کسی دوسری جگہ دست یاب نہیں ہوتیں» (۲۸۹) ۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے مشرق میں تراجم عامہ کی صنف کا موجد ابوالعباس احمد بن محمد بن ابراهیم ابن خلکان (م ۶۸۱ھ - ۱۲۸۳ء) ہے جس نے معجمی ترتیب پر وفیات الاعیان و انباء انباء الزمان تالیف کی ((۲۹۰)) ۔ یہ کتاب جو تقریباً اٹھارہ سال (۶۵۳ - ۷۲۶ - ۱۲۵۶ - ۱۲۴۳ء) ترتیب و تدوین اور حک و اضافہ کے مراحل میں رہی آئے۔ سو پچین افراد کے تراجم پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی تدوین میں ابن خلکان نے درج ذیل تخطیط پیش نظر رکھی ہے :

- ۱ - صرف اس شخص کا ترجمہ درج کیا جائے گا جس کی تاریخ وفات معلوم ہوگی ۔

- ۲ - صحابہ اور تابعین میں سے چند افراد کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں کیا جائے گا ۔

- ۳ - خلفاء کا ذکر نہیں ہوگا ۔

- ۴ - مصنف کے معروف معاصرین کا تذکرہ ہو گا خواہ ان سے مصنف کی ملاقات ہوئی ہو یا نہ ۔

۵ - کتاب کو کسی ایک طبقہ مثلاً علماء ، بادشاہ ، وزراء ، شعراء وغیرہ کج ساتھ مختص نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر مشہور آدمی کا ترجمہ درج کیا جائے کا خواہ وہ کسی طبقہ سے ہو۔

۶ - ایجاز و اختصار کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

۷ - جس شخص کی تاریخ ولادت معلوم ہو سکی وہ درج کر دی جائے گی اور جہاں تک ہو سکا سلسلہ نسب بیان کر دیا جائے گا۔

۸ - جن الفاظ میں تصحیف کا امکان ہے ان کا تلفظ ضبط کر دیا جائے گا۔

۹ - کتاب میں تنوع پیدا کرنے کے لیے صاحب ترجمہ کے معافین میں کوئی نادر چیز ، عمدہ اشعار یا طنز و مزاح کی کوئی بات ہونی تو وہ نقل کر دی جائے گی (۲۹۱)۔

اگرچہ ابن خلکان نے اپنی اس تخطیط سے گامی گامی تخلف کیا ہے۔ الیافعی نے مرآۃ الجنان میں اس پر تعقب کیا (۲۹۲) لیکن اتنی سی بات سے کتاب کی اہمیت اور افادیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بلاشبہ یہ کتاب نہ صرف یہ کہ خود تراجم عامہ کے کتب خانہ کی اہم ترین کتاب ہے بلکہ مزید کئی اہم کتابوں کی تدوین کا باعث بنی جن میں وفیات الاعیان کے دو ذیل ابن شاکر الکتبی کی فوات الوفیات اور الصندی کی السوافی بالوفیات نمایاں حیثیت کر حامل ہیں۔

صلاح الدین محمد بن شاکر الکتبی (م ۶۶۳ھ - ۱۳۶۳ء) نے وفیات الاعیان کے اسلوب اور تخطیط کی پابندی کرتے ہوئے فوات الوفیات مرتب کی (۲۹۳) جس میں پانچ سو بہتر تراجم

ہیں۔ ان میں سے سات وہ ہیں جن کا ذکر ابن خلکان کر ہاں  
ہو چکا ہے۔

خلیل بن ایک بن عبداللہ الصفڈی (م ۶۲۷ھ - ۱۳۶۳ھ) نے  
الوافی بالوفیات کرے نام سے وفیات الاعیان کا جو تکملہ لکھا وہ اپنے  
حجم اور احاطہ تراجم میں اول الذکر پر بہت زیادہ فوقیت رکھتا ہے۔  
الوافی بالوفیات تراجم کی تیس جلدیں میں ایک ضخیم معجم ہے  
جن میں سے بعض بعض جلدیں کئی کتب خانوں میں پائی جاتی ہیں (۲۹۳)۔  
انسانیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار کو مکمل تصنیف کے محفوظ  
ہونزی میں شے ہے۔ کیوں کہ G. Gabriell کی تحریر سے ظاهر ہوتا ہے کہ  
اس کے دو حصے غائب ہیں۔ نیز ایک ہی مضامین کی جلدی بہ  
بعض جگہ مختلف نمبر ہیں جس سے ظاهر ہوتا ہے کہ اس تصنیف کے  
مضامین کو مختلف کتابوں نے مختلف حجم کی جلدیں میں تقسیم کر  
دیا تھا (۲۹۵)۔ الوافی کے محفوظ حصوں میں چودہ ہزار سے اوپر  
تراجم ہیں اور ان میں کئی ایسے اشخاص شامل ہیں جن کے سوابع  
حیات اس نوع کی دوسری کتب میں نہیں ملتے۔

الصفڈی نے الوافی بالوفیات کا چھہ جلدیں میں ایک خلاصہ  
اعیان العصر و اعوان النصر کے نام سے تیار کیا تھا (۲۹۶) جس میں اس  
نے اپنے معاصرین کے حالات دیے ہیں۔ اس کتاب سے زیادہ تر ابن  
حجر العسقلانی نے اپنی کتاب الدرر الکامنہ میں اقتباس کیا ہے (۲۹۷)۔

شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی (م ۳۸۷ھ - ۱۳۲۸ھ)  
سے تاریخ اسلام (۲۹۸) کو دس دس سال کے طبقات میں تقسیم کیا البته  
سیر اعلام النبلاء میں طبقات کی درجہ بندی اس سے بہتر ہے۔ اس

کتاب کاظم طبری نسخہ تیرہ مجلدات اور پنین طبقات پر مشتمل ہے (۱۹۹۱)۔ ذہبی نے ایک جلد میں اس کا ذیل بھی لکھا تھا لیکن وہ کہیں دلستہ یا بـ تھیں ہوا۔ (۱۹۹۰ء) مسلمہ نے سختاً اسے لیا۔  
 اسیں اعلام النبیاء کی پہلی اور دوسری جلد سیرت النبی اور  
 شیر الخلقہ راشدین پر بھی۔ تیسرا جلد میں عشہ مبشرہ کو ذکر سے  
 آغاز کیا گیا ہے اور ترتیب بخوبی برقرار رکھی گئی ہے۔ تیسویں جلد  
 کا آخری ترجمہ سلطان المنصور علی بن العزیز الترکمانی (حدود ۱۳۰ھ) کا ہے۔  
 اسیں اعلام النبیاء تراجم کی ان ۴۰ لین کتابوں میں سے ہے جن میں  
 عضو شبابقہ کو تمام مشاهیر کا ذکر آ کیا ہے۔ اس سے پہلے تراجم  
 کی کتب کشی ایک طبقہ کو شناخت خاصہ تھیں یا حکسی ایک عصر کو  
 سانہ یا میان کو سلطنت کو جھہ ایسی قیود تھیں جن کی وجہ سے ان کی  
 عضویت متناہی تھوڑی مجسیع و فیاض الاحیان۔ البتہ اسی عہد کی ایک  
 اور اکتاب جسکے کامیابی رکھا گیا یعنی الصدقی کی الوافی بالوفیات  
 اس سے زیادہ ضخیم اور بجامع رہے۔ بحث رہی، رہی،  
 جلیل تراجم لکھا گاوں اور محدود ایمان لکھا اعلیاء اکثر تراجم لکھا تھے  
 غالباً مان سے متاثر ہوا کریم اسی قسم تحریک سوھنلا مثال اکثر طبقات اکثر  
 موتیب، گرجی، لکا، یہیال، لشکری، پہلیان، لذہبی، لکھ معاصر علامہ المیلين،  
 القاسم بن محمد بن یوسف البرازی (م ۲۷۴ھ تا ۳۲۹ھ)، کوشا طباطبائی  
 نجۃ الوفیات میں یعنی اسلوب تاختیل کیا ہے۔ ابیح محیر العسقلانی (م  
 ۸۵۲ھ تا ۹۰۲ھ)، کن، المدرس، الکامیونی، اعیان، المختار، الشافعی (۱۰۷۲کی)  
 تالیف شریط مراجعتی تکمیل ایمان بالغہ اسلوبیت، کو رذایع ملاسا اور اخیر  
 نے اپنے اسی تحدی سکر پر اپنے مفرما و مچارخوں تسلیق کیے۔ مولکریانا اور کھوار توں

کئے حالات کو جن میں اعیان ، علماء ، ملوک ، امراء ، کتاب ، وزراء ، ادباء شعراء اور رواة الحديث شامل ہیں اب بعدی ترتیب سے مدون کیا

۔ (۳۰۳)

بعد کی صدیوں کئے مؤرخین نے اس طریقے کو جاری رکھا چنانچہ ابن حجر کے شاگرد اور نویں صدی کے نامور مؤرخ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م ۹۰۲ھ۔ ۱۳۹۷ء) نے نویں صدی هجری کے مشاهیر کے حالات الضوء اللامع لائل القرن التاسع میں محفوظ کر دیے (۳۰۴)۔ السخاوی نے یہ کتاب ۸۹۶ھ۔ ۱۳۹۱ء میں مکمل کی۔ کتاب بارہ جلدیوں میں ہے اور ہزارہا علماء ، فضلاء ، ادباء شعراء اور اعیان کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ آخری جلد میں ایک ہزار پچھتر اهل علم خواتین کے حالات مندرج ہیں۔ یہ کتاب نویں صدی هجری کے معاشی ، علمی ، تعلیمی ، سیاسی اور ثقافتی حالات کا دائرة المعارف ہے اور صدی وار تراجم کے سلسلے میں ایک اہم کٹی ہے (۳۰۵)۔

صدی وار تراجم کا سلسلہ آگئے بڑھتا رہا۔ دسویں صدی هجری کے اعیان پر نجم الدین الغزی (م ۱۰۶۱ھ۔ ۱۶۵۰ء) نے الكواكب السائرة باعیان المئة العاشرة لکھی (۳۰۶)۔ مصنف نے کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصہ میں ۹۰۱ھ سے ۹۳۳ھ تک ، دوسرا میں ۹۳۳ھ سے ۹۶۶ھ تک اور تیسرا میں ۹۶۷ھ سے ۹۷۷ھ تک۔ صدی کے آخر تک وفات پانچ والی لوگوں کے ترجمہ ہیں۔ ہر حصہ معجمی انداز پر مرتب کیا گیا البتہ جن لوگوں کے نام محمد تھے ان کا پہلے ذکر کیا ہے۔ قرن عاشر سے متعلق ایک دوسری کتاب التور السافر عن اخبار القرن العاشر سنین کی ترتیب سے ہے (۳۰۷)۔ دسویں

اور گیارہوں صدی کے مشاہیر کے تراجم پر حسن بن محمد البوارینی (م ۱۰۲۳ھ - ۱۶۵۱ء) نے تراجم الاعیان من ابناء الزمان لکھی (۳۰۸) جس میں دو سو پانچ افراد کے احوال ہیں - فضل اللہ بن محب اللہ المحبی نے ۱۰۸۸ھ - ۱۶۶۷ء میں اس پر ذیل لکھا (۳۰۹) - گیارہوں صدی کے مشاہیر کے تراجم پر فضل اللہ کے بیٹے محمد امین بن فضل اللہ المحبی نے خلاصۃ الاتر فی اعیان القرن الحادی عشر تالیف کی (۳۱۰) - گیارہوں اور بارہوں صدی سے متعلق محمد بن طیب القادری (م ۱۱۸۷ھ - ۱۷۳۳ء) کی نشر المثانی لائل القرن الحادی عشر والثانی وفیات کے اسلوب پر بھے (۳۱۱) - اور بارہوں صدی کے اعیان سے متعلق محمد خلیل آفندری المرادی (م ۱۲۰۶ھ - ۱۸۹۱ء) نے مسلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر معجمی ترتیب سے مدون کی (۳۱۲) - محمد بن علی بن محمد الشوکانی (م ۱۲۵۰ھ - ۱۸۳۳ء) نے ساتوں صدی هجری سے اپنے عہد تک کے ان علماء کے تراجم جمع کیے ہیں جو مجتهدانہ بصیرت کے حامل تھے - البدر الطالع لمحاسن من بعد القرن السابع (۳۱۳) میں شوکانی نے ساتوں صدی هجری کی تحدید اس لیے کی کہ ان لوگوں کا جواب ہو جائے جن کی رائے میں ساتوں صدی هجری کے بعد اجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا کیونکہ مجتهدانہ بصیرت کا حامل کوئی عالم پیدا نہیں ہوا (۳۱۴) - عبدالرزاق بن حسن البیطار المیدانی (م ۱۳۳۵ھ - ۱۹۱۶ء) نے حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر تالیف کی (۳۱۵) - احمد تیمور پاشا (م ۱۳۳۸ھ - ۱۹۲۹ء) نے تراجم اعیان القرن الثالث عشر و اوائل الرابع عشر کے نام سے ایک مختصر رسالہ لکھا جس میں مؤلف سمیت بچیس افراد کے تراجم ہیں (۳۱۶) - جرجی زیدان (م ۱۳۳۲ھ -

نے ترجم مشاهیر الشرق فی القرن الناسع عشر مرتب کی  
 (۳۱۸) - ترجم علماء هند پر طبقاتی انداز سر جامع کتاب نزہہ الخواطر  
 و بہجۃ المسامع والتواظر عبدالحی لکھنؤی (م ۱۳۰۳ هـ - ۱۸۸۶ء)  
 نے مدون کی (۳۱۸) - - کتاب کی داخلی ترتیب حروف ابجد کی مطابق  
 ہے -

علاوہ ازین ترجم کی متعدد ایسی کتابیں ہیں جو سنین ، عصور ،  
 بلاد وغیرہ کے اسلوب پر مرتب کی گئی ہیں یا اصلاً تاریخ کی  
 کتابیں ہیں لیکن ان میں اعيان و مشاهیر کے ترجم ، خدمات ، وفیات  
 وغیرہ موجود ہیں ان سب کا استفاضہ ممکن ہے نہ مطلوب - البتہ اس  
 باب میں دو اہم ترین کتابوں کا ذکر ضروری خیال کیا جاتا ہے جو  
 مشاهیر کے ترجم سے متعلق ہیں ان کی عمومی ترتیب ہجاتی اور  
 صاحب ترجمہ کے اپنے نام اور والد کے نام کے اشتراک کی صورت میں  
 داخلی ترتیب سنین کے اعتبار سے ہے - ان میں پہلی کتاب خیر الدین  
 الزركلی کی الاعلام اور دوسری عمر رضا کحالہ کی معجم المؤلفین  
 ہے - ان دونوں کتابوں میں یہ امر مشترک ہے کہ دونوں صاحب ترجمہ کا  
 نام ، سلسلہ نسب ، لقب ، کنیت ، تاریخ ولادت و وفات اگر معلوم ہوں  
 ورنہ قرن کا تعین ، بعض اساتذہ کے اسماء ، موطن ، اہم سفر ،  
 تالیفات ( اگر زیادہ ہوں تو صرف اہم تالیفات ) اور اختصاصات کا  
 ذکر کرتی ہیں - نیز صاحب ترجمہ کے بارے میں مزید معلومات کے لیے  
 مخطوط اور مطبوع مراجع ، کتب اور مجلات کی بمع جلد و صفحہ  
 نمبر وغیرہ حوالہ دیتی ہیں - ان تمام معلومات کے باوجود ترجمہ چند  
 سطروں سے متجاوز نہیں ہوتا - الاعلام کی مزید خصوصیت یہ ہے کہ  
 اس نے مؤلفین پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دیگر مشاهیر و اعيان کے ترجم

بھی دینے ہیں اور ترجمہ معجم المؤلفین کی بہ نسبت زیادہ پر از معلومات ، تالیفات کی زیادہ تعداد اور ان کے مطبوع ، مخطوط یا نامعلوم ہونے کی نشان دھی کا بھی التزام کیا ہے۔ نیز اس نے کئی مشاهیر کے نمونہ خط اور تصاویر کو بھی کتاب میں شامل کیا اور کتاب کے آخر میں مراجع و مصادر کی فہرست اور کیفیت بھی دی۔ جب کہ معجم المؤلفین میں ترجمہ مختصر ہے اور ہر مؤلف کی زیادہ سے زیادہ پانچ کتابوں کے نام درج ہیں۔ البتہ اس میں الاعلام کی بہ نسبت زیادہ افراد کے تراجم ہیں (۳۱۹)۔

الغرض طبقات و تراجم کا موضوع ایسا ہے کہ ابتداء عہد تدوین سے لے کر دور حاضر تک مسلم مؤلفین نے اس کو بطور خاص اپنی تحقیق اور توجہ کا مستحق ثہرا یا ہے۔ ان میں سے تقریباً ہر کتاب اور ہر صنف کتب ایسی ہے کہ اس پر مستقلًا تحقیقی کام کی گنجائش اور ضرورت ہے۔

## حوالہ جات

- ۱ - ابن منظور، لسان العرب ، دار صادر بيروت ، ۲۰۹: ۱۰
- ۲ - قرآن ، ۱۵: ۱
- ۳ - لسان العرب ، ۱۰۰: ۲۱۰
- ۴ - الخوارزمي ، ابوعبد الله محمد بن احمد ، مفاتیح العلوم ، اداره الطباعة المنبرية قاهرة ، ۹۳
- ۵ - لسان العرب ، ۱۰: ۲۱۱
- ۶ - فیروز آبادی ، مجدد الدین محمد بن یعقوب ، القاموس المعجیط ، موسسۃ العلمیں القاهرة ، ۳: ۲۵۶
- ۷ - حضرت عباس کا قول ہے۔ لسان العرب ، ۱۰: ۲۱۱
- ۸ - لسان العرب ، ۱۰: ۲۱۱
- ۹ - ابن عبدالبر ، یوسف بن عبد الله ، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ، القاهرة ، ۱۳۵۸ ، ص ۲

- فیروز آبادی ، ۳ : ۳۵۶ : لسان العرب ، ۱۰ : ۲۱۱ - ۱۰  
 قرآن ، ۹ : ۱۰۰ - زیر بحث طبقاتی تصور کا ہمارے عہد کی معاشی طبقات کے تصور سے  
 کوئی تعلق نہیں ہے - ۱۱  
 ایضاً ، ۱۰ : ۵۴ - ۱۲  
 بخاری ، کتاب المغازی ، ۹ ، ۳۶ : مسلم کتاب الجہاد ، ۹۸ - ۱۳  
 مسند احمد ، دار صادر بیروت ، ۳ : ۱۳۶ - ۱۴  
 الترمذی ، کتاب المناقب ، ۵ ، ۵۸ - ۱۵  
 بخاری ، کتاب المغازی ، ۳۱۳ - ۱۶  
 بخاری ، کتاب الشهادات ، ۹ ، فضائل اصحاب النبي ، ۱ ، و موضع متعدد - ۱۷  
 الاستیماب ، ۶ - ۱۸  
 طبقات ابن سعد ، دار صادر بیروت ۱۹۶۸ : ۳ ، ۶ : ۲ - ۱۹  
 حاجی خلیفہ ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ، استانبول ۱۳۶۳ ، ۸۶ - ۲۰  
 قرآن ، ۶ : ۳۹ - ۲۱  
 بخاری ، کتاب العلم ، ۲۸ ، کتاب الجنائز ، ۳۳ ، و موضع متعدد - ۲۲  
 مسلم ، مقدمہ ، ۱ : ۱۵ : النہیں ، نذکرة الحفاظ ، حیدرآباد دکن ۱۹۵۵ ، ۱۰۰ : ابن ابی  
 حاتم الرازی الجرج والتتعديل حیدرآباد دکن ۱۹۵۷ : ۱ : ۱۶ : ابن تیمیہ منہاج السنۃ ، طبع  
 بولاق ۱۳۲۱ : ۳ ، ۹۶ - ۲۳  
 خلیل بخاری ، الکفاۃ فی علم الروایة ، حیدرآباد دکن ۱۳۵۵ ، ۲۹۲ - ۲۴  
 السیوطی ، جلال الدین عبدالرحمن ، تدریب الراوی شرح تقریب التاوی ، القاهرہ ۱۳۰۰ - ۲۵  
 الزرقانی ، شرح العوہب اللدینی ، قاهرہ ۱۲۹۱ : ۵ ، ۳۵۳ - ۲۶  
 مقدمہ الاصابہ بحوالہ سیرت النبی ، شہلی نہمانی ، ۱ : ۶۳ - ۲۷  
 النہیں ، میزان الاعتدال فی تراجم الرجال ، دارالمعرفۃ بیروت ۱:۲ : خلیفہ ، ۵۸۲ : اسماعیل  
 باشا البقدادی ، هدیۃ العارفین ، استانبول ۱۹۵۱ : ۳ ، ۲ : ۵۱۳ - ۲۸  
 تدریب الراوی ، ۲۶۷ : ابن حجر المستقلانی ، تقریب التهذیب ، نوکشور ہند ۱۲۹۰ ، ۳۰۳ - ۲۹  
 ارسال : المرسل هو حدیث التابعی الكبير الذى لقى جماعة من الصحابة وجالسهم اذا قال قال  
 رسول الله : مقدمہ ابن الصلاح مطبوعہ حلب ۱۹۳۱ ، ص ۶۱ - ۳۰  
 انقطاع : المنقطع منه الاستناد الذى فيه قبل وصول الصحابی راوی لم يسمع من الذى فرقه  
 والسلطان بینہما غیر مذکور لامینا ولا بینہما . العراقی ، التقدیم والایضاح شرح مقدمہ ابن  
 الصلاح مطبوعہ حلب ۱۹۳۱ ، ص ۶۲ - ۳۱  
 المفضل ما یرویه تابعی التابعی قالاً فیه قال رسول الله ... و كذلك من هو دونه عن رسول الله غیر  
 ذاکر للواسطی بینہ وینہم . مقدمہ ابن الصلاح ، ۷۵ - ۳۲  
 تدلیس الاستناد هو ان یروی عن لقیہ مالم یسمعه منه موہماً انه سمعه منه او یعنی عاصره ولم  
 یلقہ موہماً انه قد لقیه وسمعه منه . ایضاً ، ۸ - ۳۳

- الطباطخ ، محمد راغب ، الثقافة الاسلامية ، حلب ١٩٥٠ ، ص ٣٣٦ - ٣٣
- السخاوي ، محمد بن عبد الرحمن ، الاعلان بالتوقيع لمن ذم التاريخ ، دمشق ١٩٣٠ ، ص ٩ - ٣٥
- ابن القرصي ، عبدالله بن يوسف ، تاريخ العلماء والرواية للعلم بالاندلس ، القاهرة ١٩٥٣ : ١ ، ٢٢٥ - ٣٦
- ابن فردون ، الديبايج المنصب في معرفة اعيان المنصب ، القاهرة ١٣٢٩ ، ١٥٣ : الصني ، ابو جعفر احمد بن عميرة ، بغية الملتمس في تاريخ رجال اهل الاندلس ، مطبوعة ١٨٨٣ ، ٣٦٣ - ٣٧٣
- القرى ، نفح الطيب ، بيروت ١٩٦٨ ، ١ : ١ ، ٣٣١ - ٣٧
- مسلم ، مقدمة ، ١ : ٢٦ - ٣٢
- الاعلان بالتوقيع ، ٩ : ١٠ - ٣٨
- الاعلان بالتوقيع ، ١٠ - ٣٩
- اًضاً - ٤٠
- المعجم الوسط ، المكتبة العلمية طهران ، ١ : ١٣ - ٤١
- العرب من الكلام الاعجمي على حروف المعجم ، القاهرة ١٣٦١ ، ص ٨٩ - ٤٢
- الاعلان بالتوقيع ، < - ٤٣
- روزنگال کی تحقیق کی مطابق غر بن جماعة سے مراد عبدالعزیز بن محمد (م ٢٧) ہے - ٤٣
- ترجمہ الاعلان بالتوقيع ، > - ٤٤
- الاعلان بالتوقيع ، ١٠ - ٤٥
- اًضاً - ٤٦
- مخظوظات برلن ، برش میوزیم اور دارالكتب المصریہ میں ہیں - ٤٧
- فہرست ابن خیر طبع سرقسطہ ١٨٩٣ : ٢ - ٤٨
- ملاظہ ہو ، دائرة معارف اسلامیہ ، پنجاب یونیورسٹی لاہور ، ١٢ : ٣٠٦ - ٤٩
- کتاب الوزراء والکتاب القاهرة ١٩٣٨ : ٢ - ٥٠
- مشهور مقولہ ہے : «الشعر دیوان العرب» - تفصیلات کیلئے : عبدالعزیز الدوری ، بحث فی نشأة علم التأريخ عند العرب ، بیروت : ١٩٦٠ - ٥١
- السيوطی ، الشاریخ فی التأریخ ، لیلن ، ١٨٩٣ : ٩ - ٥٢
- الثقافة الاسلامية ، ٢٨٦ - ٥٣
- علم التأريخ عند العرب ، ١٣ : تاریخ یعقوبی ، ٢ : ٦ - ٥٤
- الاعلان بالتوقيع ، ٩٩ : خلیفہ ، ١٤٣٤ - ٥٥
- جامع بيان العلم ، ١ : <> - ٥٦
- عيون الآخر ، ١ : ٨١ : حلیة الاولیاء ، ٣ : ٣٦٠ : خلیفہ ، ١٤٣٤ - ٥٧
- ذکر الحفاظ ، ١ : ١٠٢ : تهذیب التهذیب ، ٩ : ٣٣٥ : سیر اعلام النبلاء ، ٣ : ٣٣٥ - ٥٨
- ابن خلکان ، وفیات الاعیان ، ٣ : ٩ - ٥٩
- ابن الندیم ، الفهرست ، ١٠٢ : اخبار الماضین ، ٣١٢ : دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد

- دکن سر ١٣٢٨ھ میں اخبار عبیدین شریہ الجرجی فی اخبار الیمن واشمارہ و انسابہا کے نام سے کتاب البیجان فی ملوك حمیر کے ساتھ شائع ہوئی -
- ٦٠ - یاقوت ، ارشاد الدریب ، ۱۹ ، ۲۳ - > : میزان الاعدال ، ۳ : ۲۶ : لسان المیزان ، ۶ : ۲۱۳ : ابن خلکان : ۶ : > - ۱۱ نے اس کی تاریخ وفات ۱۸۱ھ لکھی ہے جو تمام مصادر کے خلاف
- ٦١ - ذہبی ، تاریخ الاسلام ، ۵ : ۳۱ : مرآۃ الجنان ، ۱ : ۲۰۳ : هدیۃ المارفین ، ۳۹۹
- ٦٢ - الاعلان بالتوییخ ، ۸۸ - ۱۰۹
- ٦٣ - ابوالحسن علی بن عبد الله المدینی (م ٢٣٣ھ - ٨٣٩) کی معرفة من نزل من الصحابة سائر البلدان ، ابو محمد عبد الله بن عیسیٰ المروزی (م ٢٩٣ھ - ٩٠٦) کی کتاب المعرفة ، ابو حاتم محمد بن حبان بستی (م ٣٣٥ھ - ٩٦٥) کی کتاب الصحابة ، ابن عبدالبر التعری (م ٣٦٣ھ - ١٠١) کی الاستیعاب جس میں تین هزار پانچ سو جوں صحابہ کے تراجم ہیں شمس الدین النعینی (م ٣٨٤ھ - ١٣٣٨) کی تجزیہ اسامہ الصحابة اور ابن حجر المستقلانی (م ٨٥٢ھ - ١٣٣٩) کی الاصابة فی تمییز الصحابة اس سلسلی کی اہم کتب ہیں -
- ٦٤ - مثلاً امام مسلم بن حجاج القشیری (م ٢٦١ھ - ٨٤٥) نے طبقات التابعین ، محمد بن حبان بستی (م ٣٥٣ھ - ٩٦٥) نے کتاب التابعین اور محمود بن محمد بن التجار (م ٧٣٣ھ - ١٢٣٥) نے جنة الناظرین فی معرفة التابعین لکھی -
- ٦٥ - مثلاً ابونصر احمد بن محمد الكلبازی (م ٣٩٨ھ - ١٠٠٨) نے رجال بخاری پر ، ابوبکر احمد بن علی (م ٣٢٨ھ - ١٠٣٦) نے رجال مسلم پر ، عبدالفتیح بن عبدالواحد الجماعيی (م ٤٠٠ھ - ١٢٠٣) نے رجال صحاح سنه پر مستقل کتابیں لکھیں -
- ٦٦ - علی بن عبد الله بن جعفر مدینی (م ٢٢٣ھ - ٨٣٩) نے الاسماء والکتی ، امام احمد بن حنبل (م ٢٣١ھ - ٨٥٥) نے الاسماء والکتی ، مسلم بن حجاج (م ٢٦١ھ - ٨٤٥) نے کتاب الکتی والاسماء ، حاکم نیشاپوری (م ٣٨٤ھ - ٩٨٨) نے الاسماء والکتی لکھیں -
- ٦٧ - مثلاً ابومحمد عبدالفتیح بن سعید اسدی (م ٣٠٩ھ - ١٠١٨) کی المؤتلف والمختلف فی اسماء نقلة الحديث اور ابن ماکولا ابونصیر ملی بن هبة الله (م ٣٨٦ھ - ١٠٩٣) کی الاکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف من الاسماء والکتی والانساب -
- ٦٨ - سخاون نے لیٹن سر ۱۹۰۳ - ۱۹۰۴ میں شائع کی (بارہ جلدیوں میں) بعد میں لیٹن ، مصر اور بیروت سر ۸ جلدیوں میں شائع ہوئی -
- ٦٩ - تهذیب التهذیب ، ۹ : ۱۸۲ : تهذیب التهذیب ، ۹ : ۱۸۲
- ٧٠ - مخطوطہ الطاهریہ میں ہے - مخطوطات الظاهریہ ، ۱۹۹ - ۲۰۱
- ٧١ - تهذیب التهذیب ، ۳ : ۱۶۰ : تذكرة الحفاظ ، ۲ : ۲۱ : تذكرة الحفاظ ، ۳ : ۱۶۰
- ٧٢ - تذكرة الحفاظ ، ۲ : ۱۵۰ : تاریخ بغداد ، ۱۲ : ۱۰۰ : خلکان ، ۵ : ۱۹۳ : مخطوطہ دریافت نہیں ہو سکا -
- ٧٣ - بروکلمن نے کتاب کا نام ، الطبقات فی الاسماء المفردة من اسماء العلماء و اصحاب الحديث «

لكرها في.. ١٩٦٩ G.A.L.S: الزركلي نز الاسماء المفردة في اسماء بعض الصحابة والتبعين

<sup>٢٥١</sup>: مخطوطه الظاهری واصحاب الحديث وبلادهم ومن روی عنہم نقل کیا ہے۔ الاعلام، ۱: ۲۵۱۔

٢٠٣ - مخطوطات الظاهرية

- ١٢٠ - الديباج ، ١٢٠ : هدية العارفون ، ١ : ٦٣٤
- ١٢١ - الاعلان بالතوبیخ ، ٩٨ : هدية العارفون ، ١ : ٦٣٤
- ١٢٢ - پتیمة النهر ، ٣ : ٣١١ : اللباب ، ٢ : ١٥١ : طبقات الشافية ، ١ : ١١٣
- ١٢٣ - خلakan ، ٢ : ٣٣٥ : الاعلان بالතوبیخ ، ٩٨ : ابو عمرو ابن الصلاح نے اس کا ایک انتخاب تھا  
کیا تھا۔ ایضاً۔
- ١٢٤ - طبقات الشافية ، ١ : ١١٣
- ١٢٥ - خلakan ، ٣ : ٢١٣ : طبقات الشافية ، ١ : ١١٣ : خلیفہ ، ١١٠٠ : لیلن سر ۱۹۶۳ میں شائع  
ہوئی۔
- ١٢٦ - الاعلان بالතوبیخ ، ٩٨ : هدية العارفون ، ١ : ٦٣٤
- ١٢٧ - ایضاً؛ ارشاد الاریب ، ٥ : ٥ - ٢٠٨ : الفربعة ، ٣ : ٣ : > : ١١٣ : هدية العارفون ، ١ :
- ١٢٨ - طبقات الشافية ، ١ : ١١٣ : خلیفہ ، ١١٠٠ - ١٨ : الفربعة ، ٣ : ٣ : > : ١١٣
- ١٢٩ - کلیة الآداب ، بچداد رقم ١٢٨٩ -
- ١٣٠ - ایضاً؛ الاعلان بالතوبیخ ، ٩٨ : بچداد سر ۱۹٢١ میں شائع ہوئی۔
- ١٣١ - جوہ جلدیں میں مصر سر ۱۹۷۳ میں طبع ہوئی۔
- ١٣٢ - مخطوطہ مکتبہ المریۃ نہشق میں ہے۔
- ١٣٣ - ایک مخطوطہ زرکلی کی پاس تھا، الاعلام ، ١٠ : ٣٢٢
- ١٣٤ - طبقات الشافية ، ١ : ١٠٩
- ١٣٥ - الاعلان بالතوبیخ ، ٩٨
- ١٣٦ - اس کی مخطوطات، برلن، برٹش میوزیم اور دارالكتب المصرية میں ہیں، تاریخ آداب اللغة  
المریۃ ، ٣ : ٢٠٣
- ١٣٧ - خلیفہ ، ١١٠
- ١٣٨ - الاعلان بالතوبیخ ، ٩٨ : خلیفہ ، ١١٠٢
- ١٣٩ - المکتبۃ العربیۃ بچداد سر ۱۳۵۱ میں طبع ہوئی۔
- ١٤٠ - دیکھیہ؛ طبقات القسماء للشیرازی
- ١٤١ - السخاوی ، ١٠٠
- ١٤٢ - حیدرآباد دکن سر ۱۳۳۲ ھ میں طبع ہوئی۔
- ١٤٣ - الجوادر المضية ، ١ : ٣
- ١٤٤ - القرشی (الجوادر المضية ، ١ : ٨١) نے اس کا نام احمد بن علی لکھا ہے لیکن عبدالعزیز  
لکھنؤی (الفوائد البیجیة ، ١٠ ) کی مطابق ابراهیم بن علی درست ہے۔
- ١٤٥ - الدرر الكامنة ، ١ : ٣٣ : النجوم الزاهرة ، ١٠ : ٣٢٦ : مصر سر ۱۳۱۰ ھ میں طبع ہوئی۔
- ١٤٦ - خلیفہ (ص ۱۰۹۸) لکھتا ہے کہ اس کتاب کی پہلوی اور تیسری جلدیں میری نظر سے گنڈی  
ہیں۔

- ١١٩ - الشفائق العمانية ، ١ : ٣٢ ، ٢ : ٢٨٠ : اس کا مخطوطہ مدینہ منورہ اور مکتبہ  
تیمور میں ہے۔ G. A. L. S. 2:236.
- ١٢٠ - مقلیۃ طبقات النحاة واللغوین ، ٩ ،  
الثیر المسبوک ، ٢٤٥ ، ٣٧٥ : الضوء اللامع ، ١٠ : ١٣١ - ٥ : خطط مبارک ، ٦ ، ١٠ : الجوائز
- المضنة ، ٢ : ١٦٥ -  
بغداد سے ١٩٦٢ میں شائع ہوا -
- ١٢٢ - خلیفہ ، ١٠٩٨ ،  
١٢٣ - مطبعة نبیوی موصل سے ١٩٥٣ میں شائع ہوا -
- ١٢٤ - وفات الانعیان کی حاشیہ پر مصر میں ١٣١٠ھ میں طبع ہوئی -
- ١٢٥ - خلیفہ ، ١٠٩٨ ،  
١٢٦ - ایضاً ١٠٩٩ : خلاصة الآخر ، ٣٩ ،  
این کمال باشا کی طبقات الحنفیہ کا مخطوطہ برلن ٩٩٣٣ - ٥ برپہ۔ G. A. L. S. 2:272.
- ١٢٧ - مصر سے ١٣٢٣ھ میں شائع ہوئی - ١٥٦ -  
این ایار ، المعجم ٢٩٣ : قلائد العقیان ، ٢٢٢ : ازهار الرياض ، ١ : ٢٣ : جذوة الاقتباس ،  
٢٢٤ : قضاۃ الاندلسی ، ١٠١ : المطبعة الشمال الافريقی ریاض سے ١٩١٥ میں طبع ہوئی -
- ١٢٨ - المدراک ، ٦ : الاعلان بالترویج ، ١٠٠ -  
الجزائر سے ١٩١٣ میں شائع ہوئی -
- ١٢٩ - دیکھنی اوپر ص ، ١٨ -  
قاضی عیاض نے ان کی تالیفات کی نام نہیں بنائی اور ان میں سے کسی کی متعلقہ تالیف ہم  
نک نہیں پہنچ سکی - المدارک ، ٩ - ١٢ -  
النکر الاندلسی ، ٦٦ -
- ١٣٠ - التکملة ، ٢٣٣ : غایۃ النهاية ، ٢ : ٣٩٤ : شذرات الذهب ، ٣ : ٢٥٣ -  
مصر سے ١٣٢٩ اور ١٣٥١ میں طبع ہوئی -
- ١٣١ - الديباچ الذهبی کی حاشیہ پر مصر سے ١٣٢٩ میں شائع ہوئی -
- ١٣٢ - طبقات العتابله ، ٣٩ ، ٣١ : ابن رجب ، ١ : ٣١ -  
قلمرة سے ١٩٥٢ میں شائع ہوئی -
- ١٣٣ - طبقات العتابله ، ٢٠ -  
مکتبۃ الذیل لابن رجب : شذرات الذهب ، ٦ : ٢٣٩ : التعیین ، الدارس ، ٢ : ٦ -
- ١٣٤ - مطبعة الاعتزاز دمشق سے ١٣٥٠ میں طبع ہوئی -
- ١٣٥ - التعیین ، الدارس ، ٢ : ٣٢ : القلائد الجواهریة ، ١٦١ -  
حسین مؤنس نے قاهرہ سے ١٩٥١ میں شائع کی -
- ١٣٦ - ریاض الفتوح ، ٣١ - ٦٣ -
- ١٣٧ -

- فؤاد سيد نجاشي قاهره سر ١٩٥٤ مين شائع کي - ١٣٨  
 الفکر الاندلسي ، ٢٦٦ - > ٢٤٣ - ١٣٩  
 خلکان ، ٥ : ٢٣٥ : خلیفه ، ٢٩ ، ١٣٥١ - ١٤٠  
 تین جلدیں میں قاهرہ سر ١٣٦٦ - ٩ میں شائع ہوئی - ١٤١  
 بیروت سر ١٩٠٨ میں شائع ہوئی - ١٤٢  
 خلکان ، ٢ : ٩١ : البداية ، ١١ : ابن الوردي ، ١ : ٣٥١ : لسان العیزان ، ٢ : ١٩١ - ١٤٣  
 الصدقی ، ١ : ٥٢ : السخاوى ، الاعلان بالتوبیخ ، ١٠٥ - ١٤٤  
 ایضاً - ١٤٥  
 الفرضی ، ١٠ : ٣٠٣ : تذكرة المحافظ ، ٣ : ١٩٩ : الجزائر سر ١٩١٣ میں طبع ہوئی - ١٤٦  
 الدیباچ المنصب ، ١١٣ - ١٤٧  
 البداية ، ١٢ : ٢٤٠ : الصدقی ، ١ : ٥٢ - ١٤٨  
 خلیفه ، ١٠٩ - ١٤٩  
 المطبعة الاميرية قاهرہ میں ١٩٥٤ میں طبع ہوئی - ١٥٠  
 الدار المصرية للتأليفات والترجمات مصر سر طبع ہوئی - تاریخ طباعت ندارد - ١٥١  
 المجمع العلمي العربي دمشق سر ١٩٥٦ میں شائع کی - ١٥٢  
 دارالکتاب المصري قاهرہ سر ١٩٣٨ میں شائع ہوئی - ١٥٣  
 دائرة ، ١٢ : ٣٠٦ - ٨ - ١٥٤  
 الصدقی ، ١ : ٥٣ - ١٥٥  
 طبقات العنابله ، ٢٦١ : البداية ، ١١ : ٢١٩ : تاريخ بغداد ، ٣ : ٦٩ - ١٥٦  
 الفهرست ، ٣١ - ١٥٧  
 الترجم الزاهرة ، ٥ : ٥٣ : المقرى ، ١ : ٢٩٢ : الصلة ، ٣٩٨ : بقية الملتمس ، ١ : ١٩١ : ٣٩٩ - ١٥٨  
 G.A.L. ١:٥١٨; S,  
 باطرقاں اصحابیان کا ایک گاؤں ہے۔ باطرقاںی اس کی طرف منسوب ہے۔ - ١٥٩  
 غایۃ النہایة ، ١ : ٩٦ : الاعلان بالتوبیخ ، ١٠٢ - ١٦٠  
 G.A.L. ١:٥١٨ - ١٦١  
 ترکی سر ١٩١٢ - ١٩١٣ ، میں طبع ہوئی - ١٦٢  
 الدرر الكامنة ، ١ : ١٤٣ : الجواهر الضمیہ ، ١ : ٥ : المکتبة الازھریة ، ١ : ٣٢٤ : الاعلان بالتوبيخ ، ١٠٢ - ١٦٣  
 خلیفه ، ١١٥ - ١٦٤  
 الدرر الكامنة ، ٢ : ٢٨٣ : لمعظ الالحاظ ، ١٣٣ - ١٦٥  
 الاعلان بالتوبیخ ، ١٠٢ - ١٦٦  
 مصر سر ١٣٥١ میں دو جلدیں میں طبقات القراء کے نام سر شائع ہوئی۔ سخاوى (ص  
 ١٠٢) نے اس پر بہت بڑا ذیل لکھا تھا۔ - ١٦٧

- الاعلان بالتوبیخ ، ١٠٢ - ١٧٨  
 خلیفه ، ١١٠٦ : ذیل طبقات الحفاظ ، ١٩٤ ، ٣٦٩ ، ٦ : الفو الایم ، ٦ : ١٠٠ - ١٧٩  
 طهران سر ١٩٦٠ میں شائع ہوئی - ١٨٠  
 طبقات المفسرین ، ٢ - ١٨١  
 خلیفه ، ١١٠٦ : شذرات النھب ، ٨ : ٢٦٣ : مخطوطہ : فہرست الكتب خانہ ، ٥ : ٨١ ، ادارہ  
 تحقیقات اسلامی اسلام آباد میں فلم موجود ہے - ١٨٢  
 خلیفه ، ١١٠٦ : کحال ، ٥ : ٢٥ - ١٨٣  
 بقیة ، ١١٦ : نزهة الاباء ، ٢٩ : طبقات التحوین ، ٨ - ٢٠ : سطح الالی ، ١ : ٣٣٠ - ١٨٤  
 السیراوى ، ٩٦ - ١٨٥  
 بقیة ، ١٥٦ : نزحة الاباء ، ٢٠١ : انباه الرواۃ ، ١ : ١٠١ : ارشاد الاریب ، ٣ : ٢٢٣ : روضات  
 المیتات ، ٦٠ : خلکان ، ١ : ٩٩ - ١٨٦  
 بقیة ، ٢٩ : الفہرست ، ٦٩ : مخطوطہ : شہید علی پاشا رقم ١٨٣٢ . G.A.L. ١: ١١٣ - ١٨٧  
 بقیة ، ٣٢ : مکتبہ النہضة مصر سے شائع ہوئی - تاریخ ندارد - ١٨٨  
 انباه الرواۃ ، ١ : ٣١٣ : تاریخ بغداد ، > : ٣٣١ : الجوہر المضیة ، ١ : ١٩٦ : بیروت سے  
 ١٩٧ میں شائع ہوئی - ١٨٩  
 بقیة ، ٣٣ : بقیة الملتمس ، ٥٦ : ابن الفرضی ، نمبر ١٢٥٥ : المغرب فی حلی المغرب ، ١ : ٤٥ - ١٩٠  
 مصر سے ١٩٥٣ میں شائع ہوئی - ١٩١  
 الفہرست ، ١٧٢ : میزان الاعتدال ، ٣ : ١١٣ : لسان المیزان ، ٥ : ٣٢٦ : تاریخ بغداد ، ٣ :  
 ١٣٥ - ١٩٢  
 الاعلان بالتوبیخ ، ١٠٢ - ١٩٣  
 بقیة ، ٣٩٦ : ارشاد الاریب ، > : النجوم الراہرہ ، ٥ : ٥٢ : میزان الاعتدال ، ٣ : ١٩٤ - ١٩٤  
 نہیں نے غلطی سے اس نام کی دو شخصوں کو جن میں سے ایک معترض شیعہ تھا اور دوسرا  
 حنفی نوی ایک بنا دیا ہے اور لکھا ہے المفضل بن محمد بن سعر الحنفی ، معترض ، شیعی  
 لیکن الجوہر المضیہ ( ٢ : ١٦٩ ) نمبر ٥٣٨ ، ٥٣٩ بر انسیں الگ الگ ذکر کیا گیا ہے -  
 نہیں نے اس کا اختصار لکھا تھا - خلیفہ ، ١١٠٨ : دارالكتب المصریہ سے ١٣٦٩ - ٣ میں  
 تین اجزاء میں شائع ہوئی - ١٩٥  
 شذرات ، ٦ : ١٣٨ : الدرر الکاملہ ، ٢ : ٣١٥ - ١٩٦  
 الدرر الکاملہ ، ٢ : ٨٢ : طبقات الشافعیہ ، ٦ : ٩٣ : آداب اللہ ، ٣ : ١٦١ - ١٩٧  
 خلیفہ ، ٥٩٩ : الاعلان بالتوبیخ ، ١٠٣ - ١٩٨  
 الاعلان بالتوبیخ ، ١٠٣ - ١٩٩  
 البدر الطالع ، ٢ : ٢٨٠ : الضوء الایم ، ١٠ : ٩ : بقیة ، ١٧٨ : المقود التلوزیہ ، ٢ : ٢٦٣ - ١٩٨  
 G.A.L. ٢: ١٨١ . ٢٨٠ - ٢٨١

- ١٩٩ مطبعة النصان النجف الاشرف سر ١٩٤٣ - ٣ مين شائع هوئي -
- ٢٠٠ الكواكب السائرة ، ١ ، ٢٢٦ : شدرا ، ٨ ، ٥١ : ابن اباس ، ٣ ، ٨٣ : الفتوه الاعلام ، ٣ ، ٦٥ -
- ٢٠١ حسن المحاضرة ، ١ ، ١٨٨ : مصر مين ١٣٢٦ هـ مين طبع هوئي -
- ٢٠٢ خليفة ، ٣ - ١١٠٢ -
- ٢٠٣ الفهرست ، ٥٦ -
- ٢٠٤ ليث سر ١٩١٣ مين شائع هوئي بهر محمود محمد شاكر نجح شرح و حواشى كع ساته طبقات
- ٢٠٥ فحول الشعراء كع نام سر مصر سر ١٩٥٢ مين شائع كى -
- ٢٠٦ الفهرست ، ١٤٣ -
- ٢٠٧ دائرة ، ١٢ ، ٨ - ٣٠ < -
- ٢٠٨ الشعر و الشعراه ، ٣٥٠ : لسان الميزان ، ٢ ، ٣٣٠ -
- ٢٠٩ بقية الوعاة ، ٢٩ : ارشاد الارب ، ٦ ، ٣٢٣ : تاريخ بغداد ، ٢ ، ٢٤٤ -
- ٢١٠ احمد محمد شاكر نجح مصر سر ١٣٦٣ هـ مين شائع كى -
- ٢١١ خليفة ، ٢٧ ، ٥٣ : هدية ، ٢ ، ٢٤ -
- ٢١٢ خلكان ، ٦ ، ٩ : خلكان نجح غلطى سر اس كى وفات ٢٠٨ هـ درج كى -
- ٢١٣ دار المعارف مصر سر ١٩٥٦ مين شائع هوئي -
- ٢١٤ قوات ، ٢ ، ٢٠٢ : الصندى ، ٣ ، ٦١ : ٢٢٤. G.A.L.S. ١: ٢٢٤. -
- ٢١٥ ارشاد الارب ، < : ١٠٥ : النجوم الرازمه ، ٣ ، ٢٠٣ : اللباب ، ٣ ، ١٠٨ -
- ٢١٦ قاهره سر ١٣٢٥ - ١٣٢٤ مين شائع هوئي -
- ٢١٧ محمد راغب الطباخ نجح حلب سر ١٩٣٠ مين شائع كى -
- ٢١٨ ارشاد الارب ، ٥ ، ٢٩٨ - ٢٠٨ : التربية ، ٣ ، ١٣٩ : هدية ، ١ ، ١٩٩ -
- ٢١٩ مخطوطه : اسعد آفندي ، ٢٣٢٢ - ٢٣٣٠ -
- ٢٢٠ خلكان ، ٢ ، ٨ - ٣٦٦ -
- ٢٢١ قسم شعراء مصر قاهره سر ١٩٥١ مين ، قسم شعراء الشام دمشق سر ١٩٥٥ مين او ز قسم
- ٢٢٢ شعراء العراق بغداد سر ١٩٥٥ مين شائع هوئي -
- ٢٢٣ جذرة المقتنى ، ٢٨٦ : بقية الملتحى ، ٣٩٩ : ارشاد الارب ، ٥ ، ٣٢ -
- ٢٢٤ المجرى ، ١ ، ٣٢٢ : اصبيه ، ٥١٣ -
- ٢٢٥ بيرس سر ١٢٢٢ هـ مين بهر قاهره سر ١٢٨٣ هـ مين طبع هوئي -
- ٢٢٦ قاهره مين ١٣٥٨ - ١٣٦٣ هـ مين طبع هوئي -
- ٢٢٧ مصر سر < ١٩٢٥ - ١٩٢٥ مين شائع هوئي -
- ٢٢٨ الاعلان بالتربيه ، ١٠٣ -
- ٢٢٩ المقى ، نفع الطيب ، ياصداد اشاربه
- ٢٣٠ ايضاً : الدرر الكامنة ، ٣ ، ٣٩٩ - ٣٩٣ -
- ٢٣١ قاهره سر ١٣١٩ هـ مين طبع هوئي -

- طبقات الشافية ، ٢ : ٢١ : لسان الميزان ، ٥ : ٣٠٨ : المستطرفة ، ٣٣ .  
 معلم اليمان ، ٣ : ٣٢ : تذكرة الحفاظ ، ٣ : ٩٩ : الدبياج المنصب ، ٢٥٠ .  
 الخشنى ، ٢٢٦ . <  
 خليفة ، ١١٠٨ .  
 اعلان بالتوبيخ ، ١٠٥ .  
 المستطرفة ، ٣١ : ميزان الاعتدال ، ٣ : ٣٦ : اللباب ، ١ : ٥٥٣ : تاريخ بغداد ، ٢ : ٢٣٨ .  
 ميزان الاعتدال ، ٣ : ٣٦ . >  
 فهرسة ابن خير ، ٢٩٥ : المستظم ، ٨ : ١٣ : مخطوطه : مخطوطات الظاهرية ، ٢٨١ .  
 ميزان الاعتدال ، ١ : ٥٢ : طبقات الشافية ، ٣ : > : المستطرفة ، ١٣٠ .  
 مطبعة السعادة مصر سر ١٩٣٢ میں شائع ہوئی -  
 ذیل الروضین ، ٢١ : البدایة ، ٢٨ : خلکان ، ٣ : ١٣٠ .  
 صفة الصفة ، ١ : ٢ - ٥ .  
 مصر سر ١٩٥١ میں طبع ہوئی -  
 G. A. L. S. 1 : 607  
 بہیہ ، ٣٨٥ : الكامل ، ١٢ : ١١٣ : ارشاد الارب ، ٦ : ٢٣٨ : مخطوطه : لیٹن ، ١٠٩٠ .  
 سرآۃ الزمان ، ٨ : ٤٠٠ : شذرات ، ٥ : ١٦٣ : ذیل الروضین ، ١٦٣ : القلاند الجوهریة ، ١٥٨ .  
 پہیہ الملنس ، ٣٨٠ : التکملة ، <٠٣ .  
 خطط مبارک ، ٣ : ١٠٥ : مخطوطه : خزانی الاوقات ، ٢٢٨ .  
 الضوء الامع ، ١ : ٢١٣ : معجم الطبوعات ، ١١١٣ : مصر سر ١٣٢١ میں طبع ہوئی -  
 ابن النديم ، الفہرست ، ٣١٣ - ٣ .  
 تاریخ مختصر الدول ، ١٣٢ .  
 فؤاد سید ، مقدمہ طبقات ابن جلجل ، کد .  
 عبدالرحمان بدوى ، التراث الیونانی ، ٣٩ .  
 ھدیۃ العارفین ، ٢ : ٥٣٩ .  
 ابن ابی اصیبیہ اور ابن ابی الفقیہ نے اس کتاب سے بکرت اقتباسات لیے ہیں ، دیکھئی  
 عنوان الائیاء ، ١٨٣ - ٩٠ ، ١٩٨ - ٢٠١ ، ٢٣٢ - ٢٠١ .  
 فؤاد سید نے ایڈٹ کر کر طویل مقدمہ اور مفید حواشی کی ساتھ قاهرہ سر ۱۹۵۵ میں شائع کی -  
 اس کتاب کا اصل سخن دست یا ب نہیں ہوا البتہ اس کی دو منتخبات مختصر صوان الحکمة  
 کی نام سے موجود ہیں -  
 مولوی محمد شفیع نے ایڈٹ کر کر ١٣٥١ میں دانش گاہ پنجاب سے شائع کی -  
 یہ کتاب ضائع ہو گئی -  
 قاهرہ سے شائع ہوئی - تاریخ طباعت ندارد -  
 یہ کتاب عربی میں طبع نہیں ہوئی البتہ اس کی لاطینی ، فرانسیسی اور انگریزی ترجم

- موجودہ ہیں -
- ۲۶۰ ملزی لیزگ سے شائع کی ہے -
  - ۲۶۱ نزار رضا کی تحقیق سے بیروت سے ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی -
  - ۲۶۲ قاهرہ سے ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی -
  - ۲۶۳ ذاکر پیر محمد حسن نے اس کا دوسرا حصہ تعلیقات و حواشی کی ساتھ ایڈٹ کر کر  
ذاکریٹ کی ذکری حاصل کی -
  - ۲۶۴ اہم نالیفات کی اجمالی تعارف کی لیجے : الاعلان بالتوییخ ، ۹۳ -
  - ۲۶۵ الاعلان بالتوییخ ، ۱۰۰ : خلیفہ ، ۱۱۰ -
  - ۲۶۶ خلکان ، ۵ : ۲۳۵ -
  - ۲۶۷ خلیفہ ، ۱۱۰ -
  - ۲۶۸ خلیفہ ، ۱۱۰ -
  - ۲۶۹ ایضاً - ۱۱۰ -
  - ۲۷۰ الاعلام ، ۱۰ : ۳۲۳ : زرکلی کی پاس اس کا ۱۹۹۶ء - ۲۸۲ م کا لکھا ہوا مخطوطہ موجود  
تھا -
  - ۲۷۱ دیکھیے : ظبور احمد اظہر ، اندلس کا رازی خانوادہ مؤرخین ، فکر و نظر ، ۹ : ۴۳۹ -
  - ۲۷۲ بشکوال ، ۲۳۶ : بقیۃ الملتمس ، نمبر ۸۸۸ : المقری ، ۲ - ۱۲۹ - ۱۳۱ : المغرب فی حلی  
المغرب ، ۱ : ۱۰۳ -
  - ۲۷۳ المقری ، ۲ - ۱۲۹ : یہ کتاب ضائع ہو گئی -
  - ۲۷۴ ساتوں اور آٹھویں جلد مکتبہ عربیہ اسپانیہ میں محفوظ تھیں وہاں سے کوڈیرا نے ۹۲ - ۱۸۹۱  
میں شائع کیں بعد میں مصر سے ۱۹۵۳ میں طبع ہوئی -
  - ۲۷۵ الفرضی ، ۱ : ۱ -
  - ۲۷۶ ایضاً -
  - ۲۷۷ بقیۃ ، ۹۷ -
  - ۲۷۸ المقری ، مواضع متعددہ بامداد اشاریہ -
  - ۲۷۹ ایضاً : مقنیۃ المغرب فی حلی المغرب .
  - ۲۸۰ خلکان ، ۲ : ۲۳۰ : الدیباج المنہب ، ۱۱۳ -
  - ۲۸۱ التکملہ ، ۱ : ۳۰۳ - ۵ -
  - ۲۸۲ صلة الصلة لیفی بروفنسال نے ۱۹۳۸ میں شائع کی -
  - ۲۸۳ الفکر الاندلسی ، ۲۶۱ : نیز محمد بن محمد بن عبدالعالک نے الذیل والتكلمه لكتابی  
الموصول والصلة لکھی جو اب طبع ہو رہی ہے -
  - ۲۸۴ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون (ص ۱۹۲) میں لکھا ہے کہ الحمیدی نے این حیان (م ۳۶۹  
ھ - ۱۰۰ء) کی تالیف المقتبس کی تلخیص لکھی ہے لیکن یہ بات درست نہیں کیوں کہ  
الحمیدی کی کتاب معجم ابجدی کی اعتبار سے ولاۃ اندلس کی حالات پر یہ جو المقتبس سے  
مختلف انداز کی کتاب ہے۔ الحمیدی نے یہ کتاب بخداہ میں اپنی اقامت کی دوران لکھی جہاں

- اسم اساسی مراجع مسیر نہ تھوڑے جس کی وجہ سے تراجم رجال اور تصدید تواریخ میں بکرت  
اغلط پائی جاتی ہیں۔ جذور المفہوم قاهرہ سے ۱۹۵۲ میں شائع ہوئی۔
- ۲۸۰ کوہیرا اور دیرہا نے ۱۸۸۵ میں شائع کی۔
- ۲۸۱ قاهرہ سے ۱۹۵۱ میں شائع ہوئی۔
- ۲۸۲ التکملہ ۱، ۳۰۶:
- ۲۸۳ بحوالہ تاریخ الفکر الاندلسی، ۲۷۹
- ۲۸۴ ایضاً
- ۲۸۵ دارالفنون بیروت سے طبع ہوئی۔
- ۲۸۶ خلکان، ۱، ۲۰:
- ۲۸۷ مرآۃ الجنان، ۳، ۱۹۳:
- ۲۸۸ الدرر الکامنة، ۳، ۳۵۱: کرد علی خطط، ۱، ۲: بولاق سے ۱۲۸۳-۹۹ میں شائع ہوئی
- ۲۸۹ اب تک (۱۹۸۳) بیروت سے اس کی گیارہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔
- ۲۹۰ دائرۃ الرؤوف، ۱۲، ۱۲۲:
- ۲۹۱ منظوظی: برلن اور اسکوریال نمبر ۱۷۷
- ۲۹۲ دیکھیں: الدرر الکامنة، ۱، ۳-۵
- ۲۹۳ پانچ اجزاء مصر سے ۱۳۷۶ھ میں شائع ہوئی۔
- ۲۹۴ بیروت سے ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی۔
- ۲۹۵ المبجد، مقلمہ سیر اعلام النبلاء، ۲۷
- ۲۹۶ فرات الولیات، ۲، ۱۳۰: البدر الطالع، ۲، ۵۱؛ تذكرة الحفاظ، ۳، ۲۸۳؛ مجلہ المجمع
- ۲۹۷ العین العربی، ۲، ۵۱۹:
- ۲۹۸ حیدر آباد دکن سے ۱۹۳۵ء - ۵۰ میں طبع ہوئی۔
- ۲۹۹ الدرر الکامنة، ۱، ۵۲:
- ۳۰۰ قاهرہ سے ۱۲۵۳-۵۵ھ میں شائع ہوئی۔
- ۳۰۱ ابن ایاس: تاریخ مصر، ۲، ۳۲۱-۷: العیدروس، التور السافر، ۱۶؛ البدر الطالع، ۲، ۱۸۳
- ۳۰۲ ابن القیم: نظم العقیان، ۱۵۲؛ اور شیل کالج میکن، ۱۹۳۸، ۱: شذر ذات النسب، ۸، ۱۵؛ مصر سے ۱۲۵۳-۵۵ھ میں شائع ہوئی۔
- ۳۰۳ بیروت سے ۱۹۳۵ء - ۳۹ میں شائع ہوئی۔
- ۳۰۴ بخارا میں ۱۹۳۳ء میں طبع ہوئی۔
- ۳۰۵ مخطوطہ دارالکتب المصریہ میں ۴۔
- ۳۰۶ Encyclopaedia of Islam 1: 819-20
- ۳۰۷ خلاصۃ الاتر، ۲، ۵۱: حدیۃ الافراح، ۱۲۸، ۹-۱۲؛ ریحانۃ الابد، ۱۷-۲۲
- ۳۰۸ مصر سے ۱۲۸۳ء میں شائع ہوئی۔
- ۳۰۹ ناس سے ۱۳۱۰ء میں شائع ہوئی۔
- ۳۱۰ مصر سے ۱۳۰۱ء میں شائع ہوئی۔

- ۳۱۲ - محمد بن محمد ابن الزیادہ نے البدر المطالع کا ملحق لکھا۔ البدر المطالع میں پانچ سو جھیانیے اور ملحق میں چار سو اکتالیس تراجم ہیں۔ یہ دونوں کتابیں یک جا مصر سے ۱۳۳۸ء میں شائع ہوئیں۔
- ۳۱۳ - البدر المطالع ۱، ۲ : ۳۔
- ۳۱۴ - مخطوطہ مصنف کی بیشی محمد بہجہ البیطار کی پاس ہے۔ لمجھم الطعن العربی، ۳، ۵۰۳ : ۵۰۳۔
- ۳۱۵ - المغار ( محلہ ) ۲۱، ۲۲ : ۲۲۔
- ۳۱۶ - مصر سے ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا۔
- ۳۱۷ - مصر میں ۱۹۲۲ء میں طبع ہوا۔
- ۳۱۸ - حیدرآباد سے ۱۹۲۷ء میں طبع ہوئی۔
- ۳۱۹ - الاعلام قاهرہ اور بیروت سے متعدد بار ( ہر مرتبہ اضافات کی سانہ ) طبع ہوئی اور معجم المؤلفین بیروت سے ۱۹۵۱ء میں شائع ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ